بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48 — شمارہ 23

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

25 صفر 1420 ہجری 10 احسان 1378 ہش 10 جون 1999ء

لندن 5 جون 99 (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے سابقہ مضمون کو ہی جاری رکھتے ہوئے شہداء کے مختصر کوائف بیان فرمائے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس۔

تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری کتاب فضائل القرآن)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے وہ شخص سب سے بہتر ہے جو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ ۝ (ترمذی فضائل القرآن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے"

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عليه ووَعَظَ وذَكَّرَثم قال: اما بعد الا ايها النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فيه الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل علیؓ)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد یہ تلقین اور تنبیہ کی:۔

اے لوگو! میں ایک انسان ہوں۔ ایسا ہونا ہے کہ ایک دن میرے آقا (یعنی اللہ) کا پیغام برآئے گا اور میں اس دُنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ میں دو اہم چیزیں تمہارے درمیان چھوڑ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب جس میں ہدایت اور نور ہے پس اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور اس پر عمل کرو۔ اس طرح آنحضور ﷺ نے کتاب اللہ کے بارہ میں جذبہ کو اُبھارا (پھر کہا کہ) میں اپنے اہل بیت کو بھی اپنے پیچھے چھوڑ رہا ہوں میں تم کو انتباہ کرتا ہوں کہ تم میرے اہلِ بیت کے ساتھ سلوک کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن مجید کامل ہدایت ہے:۔ قرآن کریم ہر ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہر ایک غلط عقیدہ یا بری تعلیم جو دُنیا میں ممکن ہے۔ اس کے استیصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت و تصرف ہے۔

چونکہ کامل کتاب نے آکر کامل اصلاح کرنی تھی۔ ضرور تھا کہ اُس کے نزول کے وقت اُس کے جائے نزول میں بیماری بھی کامل طور پر ہو۔ تاکہ ہر ایک بیماری کا کامل علاج مہیا کیا جاوے۔ سو اس جزیرہ میں کامل طور سے بیمار (لوگ موجود) تھے۔ اور جن میں وہ تمام روحانی بیماریاں موجود تھیں۔ جو اُس وقت یا اُس کے بعد آئندہ نسلوں کو لاحق ہونے والی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن شریف نے کل شریعت کی تکمیل کی۔ دوسری کتابوں کے نزول کے وقت نہ یہ ضرورت تھی نہ اُن میں ایسی کامل تعلیم ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۸)

سچے علوم کا سرچشمہ قرآن مجید ہے: اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف میں اس امت کو دیا ہے جو شخص ان حقائق اور معارف کو پالیتا ہے جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں اور جو محض حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسے وہ علم ملتا ہے جو اس کو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے۔ ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اُس سے کام نہ لے تو یہ اُس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اس ہتھیار کا۔ اس وقت دُنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے مسلمانوں نے باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت ان کے پاس تھی جو ان کو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے لیکن انہوں نے اِس کو چھوڑ دیا۔ اور اس کی پاک تعلیموں کی کچھ پروا نہ کی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اسلام سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔ یہاں تک کہ اب اگر حقیقی اسلام اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو چونکہ وہ اس سے بکلی بے خبر اور غافل ہیں۔ اس لئے حقیقی مومن کو بھی کافر کہہ دیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول

جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ برطانیہ

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ **31-30** جولائی و یکم اگست 1999 بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار اسلام آباد ٹلفورڈ (سرّے) میں منعقد ہوگا۔

جلسہ کی کامیابی اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

〈ادارہ〉

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان **اداریہ** 10 جون 1999ء

تبدیلیٔ مذہب پر بحث!

(٦۔ آخری قسط)

گزشتہ گفتگو میں ہم واضح ثبوتوں سے بیان کر چکے ہیں کہ تبدیلیٔ مذہب کے خلاف کسی قسم کا قانون بنانا نہ صرف تاریخ انبیاء کے خلاف ہو گا بلکہ انسانی فطرت و کانشنس بھی ایسے لایعنی عقیدے کو دور سے دھکے دیتی ہے۔

اسی تعلق میں ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جس جس مقام پر بھی اکثریت نے مذہب کو اپنے دنیوی و سیاسی مفادات کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی ہے وہیں یہ غیر فطری باتیں مذاہب میں داخل ہوئی ہیں۔ ہندوؤں میں "رام راجیہ" کے خیال کے پیچھے شری رامچندر جی کے جذبہ ایثار کا تو فقدان ہے لیکن اس اصطلاح کی آڑ میں سیاسی طاقت کی حرص و طمع ضرور کار فرما ہے یہودی اور عیسائی تاریخ میں بھی ہمیں حضرت داؤدؑ کے تخت و تاج کی آرزو کی جھلک واضح نظر آتی ہے اور ادھر مسلمانوں میں بھی امام مہدی کے متعلق تمام عالم کی دنیوی بادشاہت و حکومت کی طلب اس کے ہاتھوں تمام غیر اسلامی بادشاہوں کا قتل اور اُن کے خزانوں کو لوٹ لینے کی خود تراشیدہ خواہش مقدس مذہب اسلام کا حصہ بنادئے گئے ہیں۔ ہمیں کہنے دیجئے کہ مسلمانوں میں تمام فرقوں کی نسبت ان واضح غیر اسلامی خیالات کو اس فرقہ نے اپنایا ہے جسے وہابیہ فرقہ کہتے ہیں اور جس کی گود میں آج دیوبندی اہل حدیث اور جماعت اسلامی جیسے فرقے پل رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس دلی خواہش کے پیش نظر تمام اسلامی ممالک میں بالخصوص اور دیگر خطوں میں بالعموم جہاد کے نام پر انتہاپسندانہ سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں گویا اپنے خود ساختہ مہدی کے آنے سے قبل اس کی فوج کے طور پر راہ ہموار کر رہے ہوں ان کا یہ دائرہ کار مغرب میں افغانستان سے سعودی عرب و افریقہ مشرق میں ہندوستان و انڈونیشیا کے جزائر اور یورپ میں بھی سیاسی خلافت کے نام پر چلائی جانے والی تنظیموں کی شکل میں واضح دیکھی جاسکتی ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے آج ایران و پاکستان دو برادر اسلامی ملک نہ رہ کر دو حریف گروپوں کی شکل میں تبدیل نظر آتے ہیں جس کی سربراہی سعودی عرب کی وہابی حکومت کے ہاتھ میں ہے جس کا خوفناک نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج "جہاد" کے نام پر دیگر غیر اسلامی قوتوں کو تو مسلمانوں سے قطعاً کوئی خطرہ نہیں ہے البتہ خطرہ ہے تو اس مقدس اسلامی اصطلاح سے خود مسلمانوں کو مسلمانوں سے ہے۔ جہاد کی مقدس اسلامی اصطلاح جس سے مسلمان تو کیا دنیا کے کسی مظلوم کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے تھا آج اس اصطلاح سے غیر مسلموں کی نسبت مسلمان کہلانے والے تھر تھر کانپ رہے ہیں آج افغانی مسلمانوں کو اپنے ہی افغانی بھائیوں سے جہاد کا خطرہ ہے پاکستانی مسلمانوں کو اپنے ہی پاکستانی مسلمانوں سے جہاد کا خطرہ ہے۔ ایرانیوں کو عراق سے عراق سے کویت کو یہاں تک کہ غریب بنگلہ دیشی مسلمان جن میں سے اکثریت کو دو وقت کی روٹی نصیب نہیں ہوتی انہیں بھی اپنے ہی غریب بنگلہ دیشی بھائیوں سے جہاد کا خطرہ ہے

دراصل یہ نتیجہ ہے ان خود ساختہ خیالات کا جن کو محض اپنے مفادات کی خاطر اسلامی قرار دے دیا گیا ہے اور جن کی وجہ سے اسلام کو ایک جبر و تشدد کا مذہب قرار دیا گیا اور اس پر طرّہ یہ کہ جو اسے قبول نہ کرے یا قبول کر کے چھوڑ دے اس کی گردن اڑا دینے کا بھی عقیدہ ہے چنانچہ اس تعلق میں جماعت اسلامی کے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے گمراہ کن خیالات نے جو ان کی کتابوں میں پھیلے پڑے ہیں ایک کلیدی رول ادا کیا ہے اور اس کیلئے ان مسلمان کہلانے والے علماء نے ایک بنیادی کردار ادا کیا ہے جو قتل مرتد کے قائل ہیں اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کے ملاؤں کے اس خونی مہدی کے آمد کے خیال نے ہی غیر مسلموں کے اندر بھی رد عمل کے طور پر انتہاپسندانہ جذبات پیدا کئے ہیں اور مقابلۃً وہ بھی اپنا حق سمجھتے ہیں کہ ان کے مذاہب سے مرتد ہونے والوں کو اگر قتل نہیں تو دوبارہ واپس لانے کیلئے تشدد ضرور کریں۔

جہاد کے متعلق مسلمانوں کے ان فرسودہ خیالات اور مہدی کے آمد کے متعلق لایعنی باتوں کا ہی نتیجہ نکلا ہے کہ مسلم ممالک آج ترقی یافتہ اقوام کی نسبت ہر اعتبار سے پیچھے رہ گئے ہیں اور اس سب کی ذمہ داری دراصل ان وہابی ملاؤں اور ان کے خود تراشیدہ اسلام پر ہے۔

آج سے سو سال قبل خدا کے ایک مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان ملاؤں کو جب ایسے غیر اسلامی جہاد سے منع فرمایا تھا تو ان ملاؤں نے آپ کو کافر و دجال کہا تھا لیکن آج یہ اس کا خمیازہ خوب اچھی طرح بھگت رہے ہیں آپ نے فرمایا تھا:۔

"بعض اہلِ اسلام جن میں سے اہل حدیث کا وہ فرقہ بھی ہے جن کو وہابی بھی کہتے ہیں ان کے یہ عقائد کہ جو خونی مہدی اور خونی مسیح موعود کی نسبت ان کے دلوں میں ہیں ان کی اخلاقی حالتوں پر نہایت بد اثر ڈال رہے ہیں یہاں تک کہ وہ اس بد اثر کی وجہ سے نہ کسی دوسری قوم سے نیک نیتی اور صلح کاری اور دیانت کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور نہ کسی دوسری گورنمنٹ کے نیچے سچی اور کامل اطاعت اور وفاداری سے بسر کر سکتے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایسا عقیدہ سخت اعتراض کی جگہ ہے کہ غیر قوموں پر اس قدر جبر کیا جائے یا تو وہ بلا توقف مسلمان ہو جائیں اور یا قتل کئے جائیں اور ہر ایک کانشنس بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ قبل اس کے کہ کوئی شخص کسی دین کی سچائی کو سمجھ لے اور اس نیک تعلیم اور خوبیوں سے مطلع ہو جائے یونہی جبر و اکراہ اور قتل کی دھمکی سے اس کو اپنے دین میں داخل کرنا سخت ناپسندیدہ طریقہ ہے اور ایسے طریقے سے دین کی ترقی تو کیا ہو گی بلکہ برعکس اس کے ہر ایک مخالف کو اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے اور ایسے اصولوں کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ نوع انسان کی ہمدردی بکلّی دل سے اُٹھ جائے اور رحم اور انصاف جو انسانیت کا ایک بھاری خلق ہے ناپدید ہو جائے اور بجائے اس کے کینہ اور بداندیشی بڑھتی جائے اور صرف درندگی باقی رہ جائے اور اخلاق فاضلہ کا نام و نشان نہ رہے مگر ظاہر ہے کہ ایسے اصول اس خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے جس کا ہر ایک مؤاخذہ اتمام حجت کے بعد ہے (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۷۔۸) پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"پس جس حالت میں اسلام میں یہ ہدایت ہی نہیں کہ کسی شخص کو جبر اور قتل کی دھمکی سے دین میں داخل کیا جائے تو پھر کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کا انتظار کرنا سراسر لغو اور بیہودہ ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآنی تعلیم کے برخلاف کوئی ایسا انسان بھی دُنیا میں آوے یا تلوار کے ساتھ لوگوں کو مسلمان کرے یہ بات ایسی نہ تھی کہ سمجھ میں نہ آسکتی یا اس کے سمجھنے میں کچھ مشکلات ہوتیں لیکن نادان لوگوں کو نفسانی طمع نے اس عقیدہ کی طرف جھکا دیا ہے کیونکہ ہمارے اکثر مولویوں کو یہ دھوکا لگا ہوا ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ مہدی کی لڑائیوں کے ذریعہ سے بہت سامان ان کو ملے گا یہاں تک کہ وہ سنبھال نہیں سکیں گے اور چونکہ آج کل اس ملک کے اکثر مولوی بہت تنگدست ہیں اس وجہ سے بھی وہ ایسے مہدی کے دن رات منتظر ہیں تا کہ شاید اس ذریعہ سے ان کی نفسانی حاجتیں پوری ہوں۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۲)

تبدیلیٔ مذہب کے متعلق ہم گزشتہ اقساط میں اور اس قسط میں کسی قدر عرض کر چکے ہیں ہم تمام معروف مذاہب کے حوالوں کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ مذہبی ٹھیکیداروں کی طرف سے مذہبی تعلیمات میں پیدا کردہ نقائص کا بھی تذکرہ کر چکے ہیں۔

ہم اپنی اس بات کو سمیٹتے ہوئے بس اتنا ہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک نعمت ہیں جو وقت وقت پر اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نازل فرمائے اور بالآخر اس کی نہایت ترقی یافتہ اور اتم و اکمل شکل اسلام کے رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوئی کیونکہ قرآن شریف وہ صحیفہ مبارکہ ہے جو اپنی پوری شان کے ساتھ اسی رنگ میں آج بھی موجود ہے اور پھر انصاف کے ساتھ دیکھی جانے والی بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید کی مقدس تعلیمات اس وقت باقی تمام مذاہب پر اس اعتبار سے حاوی ہیں کہ تمام اہل مذاہب اپنے اپنے معاشرے میں اصلاح و ترقی کیلئے اس کی تعلیمات کو اخذ کر چکے ہیں۔

پس قرآن مجید آج کی دنیا کیلئے بے نظیر لائحہ عمل ہے جو تمام انسانوں کو اس بات کا حق دیتا ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کریں اور جس مذہب کو چاہے خیر باد کہہ دیں۔ قرآن مجید کے نزدیک تشدد کے ذریعہ نہ تو کسی مذہب کو قبول کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو دل سے لگایا جاسکتا ہے۔ مذہب میں تشدد و جبر کے نتیجہ میں منافقت پیدا ہوتی ہے اور منافقت مذہب کے مغز یعنی روحانیت کے لئے زہر قاتل ہے۔

بالآخر ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مذہب کی یہ بنیادی حقیقت کہ مذہب ہی دنیا میں وہ خدائی شاہکار ہے جس کے نتیجہ میں انسان آزادی ضمیر اور آزادی رائے کا سبق سیکھتا ہے لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انسان کے اس بنیادی حق کو جس سے قلب کو سکینت و اطمینان حاصل ہوتا ہے مذہبی مفاد پرستوں نے آج کے دور میں پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے لیکن آج ہم تمام اہل دنیا کو نہایت فخر سے بتاتے ہیں کہ تمام دنیا میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو نہ صرف قرآن مجید کے اس عظیم درس کو سمجھے ہوئے ہے بلکہ کل عالم میں یہ درس دے رہی ہے یہ درس نہ صرف تعلیم کے لحاظ سے ہے بلکہ اپنے عمل کے لحاظ سے بھی ہے کیونکہ آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو کل دنیا میں آزادی مذہب اور آزادی رائے کی خاطر عظیم قربانیاں پیش کر رہی ہے جماعت احمدیہ کے علاوہ دُنیا میں کوئی ایسا فرقہ نہیں ہے جسے باقاعدہ قانون سازی کر کے آزادی مذہب اور آزادی رائے سے محروم کر دیا گیا ہو۔

ان سطور کے اختتام پر انصاف پسندوں سے ہم نہایت دردمندانہ طور پر کہنا چاہیں گے کہ آج جبکہ دنیا چند ماہ بعد اکیسویں صدی میں جانے کی تیاری میں مصروف ہے ہمیں کوشش کر کے آئندہ صدی میں مذہب و روحانیت کی اصل حقیقت سے دشمنی رکھنے والی ان قوتوں کو شکست دینا ہو گی تب ہی سب انسان ان حسین خوابوں کی تعبیر پا سکیں گے جن کی تمنائیں لئے وہ اکیسویں صدی کے دریچوں میں نہایت پیار اور اُمنگ بھری نظروں سے جھانک رہے ہیں۔

(منیر احمد خادم)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

خطبہ جمعہ

شفاعت کے مضمون کو سمجھیں اور اس مضمون کو سمجھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اپنے آپ کو اہل بنانے کی کوشش کریں

دعا کے ذریعہ اپنے تمام ضرورت مند بھائیوں کو یاد رکھیں۔ ہر مصیبت زدہ کو یاد رکھیں۔ یہ شفاعت کا آغاز ہے۔ اگر ایسا نہیں کر سکو گے تو تم شفاعت کے مضمون کو سمجھ ہی نہیں سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶ / فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶ / تبلیغ ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّومُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ. مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ. وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَالْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾.

(سورة البقره :۲۵۶)

اَللّٰہ، اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ زندہ اور قائم بالذات ہے اسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اسی کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر ابھی جاری ہے۔ اس سلسلے میں ایک پہلو حشرات الارض سے تعلق رکھتا ہے جس کا میں نے پچھلے خطبے میں ذکر کیا تھا اور ریشم کے کیڑے کی بات کی تھی۔ اب اسی تعلق میں شہد کی مکھی کا ذکر بھی شامل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دونوں حشرات الارض سے تعلق رکھتے ہیں اور میں نے وضاحت کی تھی کہ جو کچھ بھی زمین و آسمان میں، زمین کی سطح پر، ہواؤں یا سمندر میں موجود ہے وہ سب کچھ اسی کا ہے اور اسی کا پیدا کیا ہوا ہے، اسی کی ذات سے اسے زندگی ملتی ہے، اسی کی ذات سے وہ قائم ہے۔ یہ مضمون پہلے بیان کر چکا ہوں لیکن ریشم کے کیڑے اور شہد کی مکھی کے تعلق میں اس آیت کے اس مرکزی حصے کے کیا معانی بنیں گے۔ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ پہلے میں اس حصے پر بات کروں گا پھر اس کے بعد شفاعت والا مضمون شروع کروں گا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ شہد کی مکھی نے بھی ریشم کے کیڑے کی طرح اس وقت شہد بنانا شروع کیا جب کہ انسان کا نام و نشان تک نہیں ملتا تھا، کوئی وجود نہیں تھا اور قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ تھی یہ۔ یعنی اس کا آغاز اللہ کے حکم سے، اس کی وحی سے اس وجہ سے تھا کہ اس نے شفاء للناس بننا ہے۔ اب اس نکتے کو پیش نظر رکھتے ہوئے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ جو ان کا ماضی تھا، انسانوں کا ماضی یا مخلوق کا جو بھی ماضی ہے اس کا ان کو کوئی علم نہیں اور جو بعد میں آنے والا تھا اس کا بھی کوئی علم نہیں اِلَّا بِمَا شَآءَ مگر اتنا ہی جتنا اللہ تعالیٰ ان کو علم دینا چاہتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ریشم کا کیڑا بنانے کا کیا مقصد تھا اگر ریشم کو کسی نے پہننا ہی نہیں تھا۔ جب تک انسان پیدا نہیں ہوا ریشم کا استعمال جانور تو نہیں کیا کرتے تھے۔ وہ کیڑا جو بناتا تھا اس نے بھی استعمال نہیں کیا۔ وہ تو جس طرح چرخہ کاتنے والی عورت ہے اسی طرح وہ ایک چرخہ کاتتا تھا اور اس کاتے ہوئے کو پھاڑ کر پھر اڑ جایا کرتا تھا۔ تو مقصد کیا تھا؟ یہ مقصد ظاہر ہوا جب انسان پیدا ہوا۔ شہد کا بھی ایک مقصد تھا اور اس مقصد کو اللہ تعالیٰ نے لفظوں میں خوب کھول دیا کیونکہ شہد کی مکھی اور اس کی وحی کا مرتبہ ریشم کے کیڑے سے بہت اونچا ہے۔ اس لئے اس حصے کو خدا تعالیٰ نے خوب کھول دیا تاکہ بنی نوع انسان کو سمجھ آجائے کہ اللہ کو ان کا کب سے اور کتنا خیال ہے کہ جب وہ شہد کی مکھی شہد بنا رہی تھی تو اپنے کچھ کام آتا تھا یا جنگل کے ریچھ کھا جاتے تھے مگر انسان کا نام و نشان تک موجود نہیں تھا اور بنایا انسان کی خاطر گیا ہے۔

تو یہ بنی نوع انسان کے علم کی حالت ہے۔ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ جو علم حاصل ہوتا ہے اتنا ہی جتنا وہ ان پر کھولتا ہے اور اس ضمن میں یہ بات پیش نظر رکھیں کہ شہد کی مکھی کے بنائے ہوئے شہد، اور بھی بعض جانور شہد بناتے ہیں مگر شہد کی مکھی کے بنائے ہوئے شہد میں جو شفاء ہے اس کا بھی احاطہ انسان نہیں کر سکا۔ بہت تحقیقات ہو رہی ہے۔ شہد کو جسمانی طور پر لگانے سے کیا شفاء حاصل ہو سکتی ہے اور اندرونی استعمال سے کیا شفا حاصل ہو سکتی ہے اس پر ہی سائنس دانوں کی نسلیں اپنی محنتیں صرف کر رہی ہیں، بعض سائنس دانوں کی زندگیاں اسی کام کی تحقیق کے لئے وقف ہو چکی ہیں لیکن پوری طرح معلوم نہیں کر سکے۔

شہد کی مکھی کے متعلق تو میں نے پہلے بھی غالباً کہیں ذکر کیا تھا کہ شہد کی تحقیق تو کسی طرح بھی ان کے قبضۂ قدرت میں نہیں ہے یعنی اس پر احاطہ کرنا۔ کیونکہ ہر ملک کا شہد الگ الگ صفات رکھتا ہے، الگ الگ رنگ رکھتا ہے، الگ الگ خوشبو رکھتا ہے، الگ الگ بوٹیوں سے بنایا جاتا ہے، الگ الگ موسموں میں بنایا جاتا ہے۔ اب وہ تمام صفات جو ان پھولوں میں ہیں جن سے وہ رس چوسا جا رہا ہے ان کا تعلق اس سرزمین سے بھی ہے جس سرزمین پہ وہ پھول اُگتے ہیں۔ ان کا تعلق اُن موسموں سے بھی ہے جن موسموں میں وہ پھول اگتے ہیں یا وہ پودے پھل لاتے ہیں اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے اس مضمون کا بھی انسان احاطہ نہیں کر سکتا اگر اس کا تصور باندھے اور سوچے کہ سارا سال شہد کی مکھی کہاں کہاں سے شہد بنا رہی ہے، کس کس قسم کے شہد بنا رہی ہے، کن کن پھولوں پہ جاتی ہے۔

تو یہ آیت کریمہ کا بنیادی مفہوم ہے کہ انسان علم کا کوئی بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ اس کا واہمہ ہے کہ وہ بڑا عالم ہو گیا ہے۔ علم کا احاطہ صرف اللہ کرتا ہے اور اسی کا منشاء ہے کہ جب چاہے وہ علم انسان کو عطا فرما دیتا ہے اور اگر اس نے نہ عطا فرمانا ہو تو انسان کو کبھی وہ علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے شہد کی مکھی اور ریشم کا علم انسان کو عطا کرنا خدا کے لئے ضروری تھا ورنہ ان کی تخلیق بے کار جاتی۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق ہی اس بات کا تقاضا کر رہی تھی کہ ان غریب بندوں کو کچھ بتا بھی دیا جائے ورنہ اے خدا تو نے نہ بتلایا تو ان بندوں کو کیا علم ہوگا کہ ان کا استعمال کیسے کرنا ہے۔

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ کا جو اس کے مابعد ذکر ہے اس میں میں پہلے بھی تشریح کر چکا ہوں کہ مراد یہ ہے کہ یہ علم جو اللہ کا ہے وہ ساری کائنات پر محیط ہے، کوئی بھی کائنات کا حصہ نہیں جو اللہ کے اس علم سے خالی ہو۔

اب میں شفاعت والے مضمون کا آغاز کرتا ہوں۔ شفاعت ہے کیا؟ اس سلسلے میں چند آیات اور ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ یہ سورة طٰهٰ سے لی گئی ہیں جن میں اس مضمون کی کچھ وضاحت ہے اور اس کی کچھ وضاحت اس دعا میں موجود ہے جو ہم اذان سنتے وقت پڑھتے ہیں اور اذان سننے کے

بعد بھی پڑھتے ہیں۔ اس دعا کا جو مرکزی حصہ ہے وہ شفاعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے تو میں ان دوسری آیات کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور ان کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

سورۃ طٰہٰ آیات ۱۱۰ تا ۱۱۳۔ یَوْمَئِذٍ لاَ تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلاَّ لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلاً۔ یہ وہ دن ہو گا جب کوئی شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر اسے جس کے لئے رحمان اجازت دے اور جس کے حق میں بات کرنے کو وہ پسند کرے وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلاً۔ کوئی شفاعت فائدہ نہیں دے گی یا جس دن شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔ الشَّفَاعَةُ کو اگر 'کوئی' کا لفظ ہٹا دیں تو یہ ایک زیادہ وسیع معنوں کا حامل بن جاتا ہے یعنی شفاعت جتنی قسموں کی بھی ہو سکتی ہو شفاعت کی ان سب قسموں میں سے کوئی بھی کام نہیں آ سکتی۔ اِلاَّ لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مگر اس کے جس کے متعلق اللہ پہلے حکم دے دے کہ ہاں اس کے متعلق میں شفاعت منظور کر لوں گا یا اِلاَّ لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ اس کی شفاعت مانے گا جس کو اس نے پہلے سے اجازت دے دی ہو کہ میں تیری شفاعت قبول کروں گا۔

وَ رَضِیَ لَهٗ قَوْلاً اور کن لوگوں کی شفاعت قبول کرے گا جن کا قول اللہ تعالیٰ کو پسند آتا ہے۔ اس پہلو سے اب اگرچہ نام لے کر حضرت اقدس محمد رسول اللہ کا ذکر نہیں فرمایا گیا مگر تمام انبیاء میں سے سب سے زیادہ جس کا قول اللہ کو پسند آتا تھا وہ محمد رسول اللہ ہی تھے۔ دوسرے انبیاء کی شفاعت کا مضمون بھی قرآن سے ثابت ہے لیکن قول کی پسندیدگی کا جہاں تک تعلق ہے جیسا کہ قول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پسند آتا تھا ویسا قول تو کبھی کسی نبی کے منہ سے اس طرح نہیں نکلا۔ اس کے بعد وہی آیت الکرسی والا حصہ اس میں موجود ہے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلاَ یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْماً.

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرماتا ہے اس علم کی بناء پر جو اسے حاصل ہے۔ بنی نوع انسان جس بات کو ظاہر کرتے ہیں اس کو بھی وہ جانتا ہے وَ مَا خَلْفَهُمْ اور جو ان کے پیچھے ہے۔ ایک معنیٰ تو یہ ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک یہ معنی بھی بن سکتا ہے کہ جو وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں اور جو ان سے پوشیدہ ہے ان سب باتوں کو جاننے کے بعد خدا کا فیصلہ لازماً برحق ہو گا اور وہی جانتا ہے کہ شفاعت کا اہل کون ہے۔ اور وہی جانتا ہے کہ کون لوگ ہیں جن کے حق میں شفاعت قبول ہونی چاہئے۔ وَلاَ یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْماً اور علم کے لحاظ سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ اور وہی حیّ اور قیّوم جس کا بنیادی طور پر آیت الکرسی میں ذکر ہے ان دو صفات کا یہاں اعادہ فرمایا گیا تو ثابت ہوا کہ ان آیات کا گہرا تعلق آیت الکرسی کے مضمون سے ہے۔ پہلی آیت سے بھی یہ مضمون نکلتا چلا جا رہا ہے اور یہاں آ کر واضح طور پر حیّ اور قیّوم سے اس کا تعلق جوڑا گیا ہے۔ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ اور چہرے حیّ اور قیّوم کے حضور جھک جائیں گے وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اور وہ نامراد ہو گا جس نے کوئی ظلم کا بوجھ اٹھایا ہو گا۔ ظلم دراصل اول طور پر شرک کو کہتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ مضمون خوب کھول دیا ہے کہ میری شفاعت مشرک کے حق میں نہیں ہو سکتی۔ کسی شرک کرنے والے کے حق میں وہ شفاعت قبول ہی نہیں ہو گی۔ تو اس لئے آیات جو آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں ان کا گہرا تعلق آیت الکرسی ہی کے مضمون سے ہے اور اس حصے سے خصوصاً جو شفاعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اب اس ضمن میں چند حدیثیں میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں جن کی طرف مختصر اشارہ کر دیا ہے۔ اب میں احادیث پوری آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

بخاری کتاب الدعوات۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے ایک سوال کیا۔ یا سننے والے نے یہ بیان کیا ہے یا آپؐ نے یہ فرمایا، ہر نبی کی ایک خاص دعا تھی جو اس نے مانگی اور وہ قبول کر لی گئی۔ عام طور پر انبیاء کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں مگر ان سب دعاؤں کی ایک دعا سرتاج ہوا کرتی ہے۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی دعا مانگنے کی اجازت دی کہ تمام دوسری دعاؤں سے بڑھ کر ہو۔ پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک خاص دعا کی اجازت دی جو اس نے مانگی اور وہ قبول کر لی گئی۔ چنانچہ میں نے یہ دعا کی یعنی رسول اللہ کو جب یہ حق دیا گیا، فرماتے ہیں: میں نے یہ دعا کی کہ قیامت کے دن میں اپنی امت کے حق میں شفاعت کر سکوں۔ بہت ہی عظیم الشان احسان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنی امت کے لئے۔

"اور قیامت کے دن شفاعت کر سکوں"۔ وجہ یہ ہے کہ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ نے اسی میں سارے فیصلے کرنے ہیں۔ اس فیصلے کے بعد پھر اور کوئی فیصلہ نہیں ہو گا۔ پس بجائے اس کے کہ دنیا کی نعمتوں کے لئے حق رکھ لیتے جب کہ دنیا کی نعمتوں کے لئے بھی آپ نے دعائیں کیں اور مقبول ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو بھی شفاعت کے ذکر کے تابع بیان فرمایا۔ یعنی آپ کی ایک شفاعت ان معنوں میں تھی کہ آپ کی دعا دراصل اس دنیا میں شفاعت ہی کا رنگ رکھتی ہے اور اس کے بڑے بڑے نمونے ہم نے پورے ہوتے دیکھے ہیں مگر وہ خالص شفاعت جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں نے قیامت کے دن حق رکھ لیا یہ وہ بخشش والی شفاعت ہے۔ اور کن لوگوں کے حق میں ہو گی اور کن کے حق میں نہیں ہو گی یہ مضمون دوسری احادیث میں مزید کھولا گیا ہے۔

بخاری کتاب الصلوٰۃ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، "مجھے پانچ ایسی باتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے"۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رعب اس وقت اتنی دور دور تک پھیل چکا تھا کہ دور بیٹھی قومیں بھی ڈرتی تھیں کہ آپؐ کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی کا آغاز ہی نہ کرے اور اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی برکت سے صرف جزیرہ نمائے عرب میں ہی امن نہیں ہوا بلکہ اردگرد بھی آپ کا امن کا پیغام پہنچا اور آپؐ کے رعب سے اس پیغام کو قبول کیا گیا ورنہ بہت سی قومیں یلغار کر سکتی تھیں اور فوراً یلغار کر سکتی تھیں مگر ڈری رہیں۔ کوئی ایسا رعب تھا جو اللہ کی طرف سے ان کے دلوں پر طاری کر دیا گیا تھا۔

ایک مہینے کی مسافت اس زمانے میں یہ قریباً چھ سو میل کی مسافت بنتی ہے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ چھ سو میل دور تک آپ کا رعب اردگرد پھیل چکا تھا۔ لیکن یہ صرف ماضی کی بات نہیں ہے مسافت کا عرصہ جتنا مختصر ہوتا ہے اور سفر تیز تر ہوتا ہے اتنا ہی رعب زیادہ زور سے پھیلتا ہے اور ہرگز بعید نہیں کہ اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ رعب قوموں پر اس طرح پڑتا ہو کہ وہ ساری زمین پر محیط ہو چکا ہو کیونکہ اب کوئی بھی ایسی مسافت نہیں ہے جو ایک مہینے کے اندر طے نہ ہو سکے اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس رعب کی ایک شکل ابھی بھی ہمیں دکھائی دے رہی ہے۔ اسلام کے غلبے سے ڈر رہے ہیں سارے۔ حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں کہ ہر ذریعہ استعمال کریں یہ غالب نہ ہوں۔ یہ غالب نہ آنے کا خوف دلوں پر ہے تو وہ یہ کوششیں کرتے ہیں۔ اگرچہ آج کل ان کی کوششیں کچھ کامیاب دکھائی بھی دیتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو بالآخر رد فرما دے گا اور ان کی کوئی پیش نہیں جائے گی اور یہ پیشگوئی اُسی سورۃ میں موجود ہے جس کی چند آیات میں نے اس مضمون کی تائید میں آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ یعنی سورۃ طٰہٰ۔ آخر یہ نامراد کر دئے جائیں گے، آخر ان کی کوششیں مٹا دی جائیں گی اور رسول اللہ ﷺ کا رعب حقیقتاً ساری دنیا پر قائم ہو گا۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو اس میں مضمر ہے اور اگر غور سے پڑھیں تو آپ کو دکھائی دینی چاہئے۔

دوسری بات جو خصوصیت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے بارے میں فرمائی وہ یہ تھی کہ "ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنا دی گئی"۔ ساری زمین کے پاک ہونے سے مراد یہ نہیں کہ زمین کا وہ حصہ جہاں گند پڑا ہو وہ بھی پاک ہے۔ مراد یہ ہے کہ زمین پہ ہر جگہ صاف جگہ دیکھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ اور ہر گندی جگہ بھی طبعی عمل کے ذریعے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے صاف کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مٹی میں صفائی کی خاصیت موجود ہے۔ مٹی پاک کر دیا کرتی ہے۔ اسی لئے تیمم میں بھی مٹی کی طرف رجوع کرنے کا فرمایا ہے۔ پس فرمایا کہ ساری زمین میرے لئے پاک کر دی گئی ہے اور یہ جو خصوصیت ہے دنیا کی کسی اور امت میں آپ کو دکھائی نہیں دے گی کہ ساری زمین ان کی عبادت کے لئے پاک قرار دے دی گئی ہو۔

یہاں تک اس تشریح میں فرمایا 'میری امت کے جس شخص پر بھی نماز کا وقت آ جائے گا وہ وہیں نماز پڑھ لے۔ یہ مراد ہے۔ وہ معابد نہ ڈھونڈے، مسجدوں کی تلاش نہ کرے، جہاں سفر کی حالت میں نماز کا وقت آتا ہے وہیں نماز پڑھ لے اور یہ اللہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خصوصی رحمت عطا ہوئی ہے اس لئے کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اور اس رحمت کا عطا ہونا اس کا ایک لازمی حصہ ہے۔

ایک وہ حصہ ہے تیسرا جس کی مجھے سمجھ نہیں آ سکی، میں پڑھوں گا ضرور کیونکہ تمام جو مستند احادیث میرے سامنے ہیں ان میں یہ موجود ہے۔ اس لئے یہ تو خیانت ہو گی اگر اس کو نہ پڑھا جائے مگر اس کا جو مفہوم بظاہر نکلتا ہے وہ ہو نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم جس بات کے متعلق قطعیت کے ساتھ فیصلہ دے دے کوئی حدیث اس مضمون کے خلاف کھڑی نہیں رہ سکتی یا حدیث کا کوئی حصہ ایسے مضمون کے خلاف کھڑا نہیں رہ سکتا۔ یہ اگر کوئی سمجھے کہ کھڑا رہ سکتا ہے تو یہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہو گی کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کے کلام کے مقابل پر آپ اپنے کلام کو کھڑا کریں۔ مگر یہ جو حصہ میں بیان کرنے والا ہوں اس میں یہ الجھن میرے سامنے ہے اور اس کے لئے میں نے ہر جگہ پتہ کروایا ہے، بڑے غور سے بائبل کا مطالعہ کیا ہے، قرآن کی متعلقہ آیات کا مطالعہ کیا ہے اور اس کی کچھ سمجھ نہیں آئی۔ کوئی الجھن اس میں ہے، کوئی ایسی گانٹھ ہے جو اللہ تعالیٰ جب فیصلہ فرمائے گا لاَ یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ ہم اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے جب بھی وہ چاہے گا ضرور کھول دے گا کیونکہ اگر رسول اللہ ﷺ کا کلام ہے تو قرآن کے عین مطابق ہونا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ "میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں کی گئیں"۔ اب قرآن کریم کی ان آیات کی طرف متوجہ ہوں جن میں حضرت موسیٰ سے یہ وعدہ تھا کہ شہر میں داخل ہو جاؤ اور اس شہر کا جو کچھ مال ہے وہ تمہارا ہو جائے گا۔ اس کی گندم، اس کی جو اس کی نعمتیں، ہر چیز، اس کے مویشی، سب تمہارے ہو جائیں گے لیکن حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے متعلق وضاحت سے ذکر فرمایا ہے جس جس جگہ کی ان کو فتوحات عطا ہوئیں وہاں کے سارے اموال، تمام مویشی، تمام قیمتی چیزیں سب ان کے مصرف میں آئیں اور ان کی وجہ سے ہی ان کے قومی خزانے اس نوبت تک پہنچے کہ شاید کسی وقت بھی کسی قوم کو اسی دنیا میں کسی نبی یا غیر نبی کو ایسی عظمت نہ ملی ہو کہ اس کے خزانے اس قدر

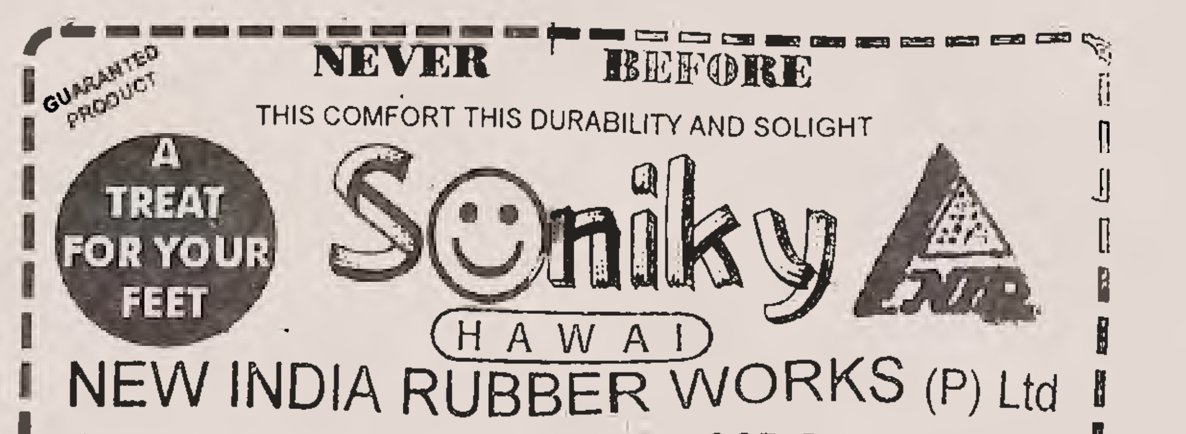

بھر جائیں۔ وہ اگر حلال نہیں تھے تو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کیوں جمع کرتے تھے اور ان مویشیوں کے گوشت کو کھاتے کیوں تھے۔ اسی دودھ کو پیتے کیوں تھے جو فوج کشی کے بعد حاصل ہو جاتی ہے اور اسی کو غنائم کہتے ہیں۔

تو یہ مشکل ہے کہ قطعیت کے ساتھ قرآن کریم غنائم کے متعلق فرمارہا ہے کہ میں نے پہلے نبیوں پر بھی یہ غنائم حلال کئے تھے اور بڑی تفصیل سے ان کا ذکر کرتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اتنی واضح آیات کی مخالفت کیسے کر سکتے ہیں، کیسے کہہ سکتے ہیں کہ غنائم ان پر جائز نہیں تھے صرف مجھ پر جائز ہوئے ہیں، میری امت پر جائز ہوئے ہیں۔ اس کے حل کی تلاش کے لئے میں نے مرکز میں علماء کو لکھا ہے کہ وہ غور کریں۔ میری تو ہر کوشش بے کار گئی ہے سمجھنے کی تسلیم کرتا ہوں۔ کوئی بات اور ہے یا لفظ غنائم استعمال نہ کیا ہو گا کچھ اور ہو گا۔ اور مثلاً اگر غنائم لفظ استعمال نہ ہوا ہو بلکہ غنم جو مویشیوں کو کہتے ہیں اس کی جمع ہو اَغَانِمْ جس کو کہتے ہیں تو ملتا جلتا لفظ تھا ان میں سے سارے مویشی پہلی امتوں پہ حلال نہیں ہوئے تھے ان کی شرطیں تھیں بعض اور ان کا سب حصہ سب کے لئے حلال نہیں تھا مثلاً پشت کی چربی وغیرہ وغیرہ۔ تو یا تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حدیث سننے والے نے ذکر غنائم کا کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اَغَانِمْ فرمایا ہو گا اور اغانم کو غنائم سے ملا کر الجھا دیا گیا اور اس کی وجہ سے سارے راویوں نے اسی غلطی کا اعادہ کیا مگر یہ ہمارا اندازہ ہے ایک۔ ایک دور کی کوڑی ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس سلسلے میں تحقیق اس کو کہتے ہیں کہ واضح شواہد دریافت کئے جائیں کیا واقعہ ہوا تھا کیوں ایسی غلطی ہوئی۔ بہر حال یہ درمیانی حصہ ایسا ہے جو قابل بحث ہے باقی ساری باتیں قطعیت سے کہی جاسکتی ہیں کہ پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ پہلے ہر نبی اپنی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کئے جاتے تھے جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اب یہ دیکھیں کتنی قطعیت کے ساتھ ثابت ہو رہا ہے۔ سارا قرآن اس پر گواہ ہے۔ قرآن کریم کے تمام مضامین جو تمام بنی نوع سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس پر گواہ ہیں۔

کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ یہ چاروں باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق سو فیصدی یقین ہے، خدا کے پاک نام کی قسمیں کھا کر انسان کہہ سکتا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کے سوا اس سے پہلے کبھی کسی کو نہیں ملیں۔ مگر اس کے سوا جو سب سے بڑی بات آپؐ نے بیان کی ہے وہ شفاعت کی ہے۔ "اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے"۔ اب یہ شفاعت کیا ہے اس کا کچھ ذکر میں کر چکا ہوں، کچھ آگے اور ذکر کرتا ہوں اور اسی مضمون پر اس آیت الکرسی کا یہ حصہ، وہ تو اختتام تک کبھی بھی نہیں پہنچ سکتا، یہ میرے خطبات اس پر اور یہ خطبات کا سلسلہ سر دست اختتام کو پہنچے گا۔

ایک حدیث ہے سنن الدارمی کتاب النداء للصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ یہاں وضاحت ایک ایسے امر کی ہے سب دنیا کے لئے نعمت بنایا گیا ہوں جو پہلی حدیث میں اس طرح کھلے لفظوں میں درج نہیں تھی۔ وہ وضاحت یہ ہے کہ ہر گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ یعنی ہر ریس (Race) کے لئے، ہر رنگ و نسل کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے اور ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنادی گئی ہے۔ اور پھر وہی وہ نوبت والی بات میرے لئے غنائم حلال کی گئی ہیں جب کہ وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں اور مجھے ایک ماہ تک کے رعب سے مدد دی گئی ہے۔ چنانچہ ایک مہینے کی مسافت پر رہنے والا دشمن مجھ سے مرعوب کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا مجھ سے کہا گیا کہ 'مانگ' مگر میں نے اپنی یہ طلب اٹھا رکھی ہے تاکہ اپنی امت کی شفاعت کر سکوں اور یہ تم میں سے اس کو ملنے والی ہے جس نے کسی چیز میں بھی اللہ کا شریک نہ بنایا ہو۔

اب ظلم کی وہ تشریح جو میں نے سورۃ طٰہٰ کی آیات کے حوالے سے کی تھی دیکھیں اس کی تصدیق خود رسول اللہ ﷺ نے فرمادی۔ اس لئے بعض لوگ جو اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہر قسم کے شرک میں مبتلا زندگیاں بسر کریں اور شفاعت پر بناء کریں اور شفاعت کہتے رہیں وہ کفارہ تو مان سکتے ہیں شفاعت نہیں مان سکتے۔ ان کا علاج مسیحیوں کے کفارے کے غلط تصور میں تو ہو سکتا ہے جتنا چاہو گناہ کرتے پھرو مسیح کا کفارہ بنا تمہیں بچالے گا۔ یہ ایک غلط، بیہودہ عقیدہ مسیح کی طرف منسوب کیا گیا ہے، بعد کے عیسائیوں نے گھڑا ہے اس کا حضرت مسیح سے کوئی دُور کا تعلق نہیں ہے۔

اگر کسی ایسے مسلمان نے مسیحی بننا ہو تو اللہ رحم فرمائے اس پر لیکن شرک کرتا ہو اور واضح طور پر شریک ٹھہراتا ہو اور نعوذ باللہ من ذالک، رسول اللہ ﷺ کو اس میں اپنا مؤید بنادے اور خیانت کی سب سے بڑی حرکت، رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر رہا ہو اگرچہ جانتا نہ ہو کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے بڑی خیانت کرنے والے یعنی شرک کرنے والے کی تائید میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اور خود فرمایا ہے، تا اپنی امت کی شفاعت کر سکوں اور یہ تم میں سے اس کو ملنے والی ہے، یہ شفاعت صرف اسی کے حق میں کام کرے گی 'جس نے کسی چیز میں اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا ہو'۔

اب یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرایا ہو کیونکہ معروف طور پر حاضر دماغی کے ساتھ شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو سکے جو اللہ کا شریک ٹھہرائے۔ غالباً ایک بھی نہیں ملے گا لیکن کسی چیز میں شریک نہ ٹھہرایا ہو جب یہ اس وضاحت سے بات بیان کی جائے تو اس میں وہ سارے لوگ شامل ہیں جو خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت میں انسانوں کو شریک بنا لیتے ہیں اور خود رسول اللہ ﷺ کو بھی شریک بنا لیا گیا۔ یعنی ظلم کی حد یہ ہے کہ بھاری تعداد جو کروڑہا تک پہنچ گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا کے علم غیب میں اسی طرح شامل سمجھتے ہیں جیسے خدا کا اپنا علم ہو اور اس قدر اس میں مبالغہ کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی ذات میں، کہ آپؐ کے نور ہونے کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ آپ کا بدن نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ کا بدن نہیں تھا۔ مگر اللہ تو بطور بدن کے دکھائی نہیں دیتا سوائے اس کے کہ کشفی حالت میں ایسا نظر آئے مگر رسول اللہ ﷺ کفار کو بھی اور مومنین کو بھی ایک صاحب بدن کے طور پر دکھائی دیتے تھے اور یہ مشرک لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گویا خدا کی بعض صفات کے ایسے شریک تھے جو خدا کے سوا کسی اور میں نہیں پائی جانی چاہئیں، جو مخلوق سے بالا صفات ہیں۔

پس دیکھ لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ کی احتیاط، اتنی احتیاط سے آپ لفظوں کو چنتے تھے کہ ہر شبہ کا ازالہ فرمادیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ شفاعت اس کو پہنچے گی جس نے خدا کے سوا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ خدا کے سوا خدا کی کسی بات میں بھی یا کسی بات میں بھی خدا کا شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

اب ایک اور حدیث جو صحیح مسلم سے لی گئی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس میں یہ اذان والی بات جو میں نے ذکر کیا تھا وہ ملتی ہے۔ صحیح مسلم کتابُ الصلوٰۃ باب القَول مِثْلَ قَولِ المُؤذِنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِي ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ لَهُ الوَسِيْلَةَ۔ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ سے یہ حدیث لی گئی ہے اور باب یہ ہے قَولِ مِثْلَ قَولِ المُؤذِنِ کہ مؤذن کے قول کی طرح جو انسان سنے ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِي ﷺ پھر رسول اللہ ﷺ پر سلام اور درود بھیجے ثُمَّ يَسْأَلُ لَهُ الوَسِيْلَةَ پھر آپؐ کے لئے اللہ سے یہ سوال کرے کہ اسے وسیلہ بنادے۔ اب یہاں آپ کے لئے اللہ سے سوال کرے سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کی دعا کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ وسیلہ بنیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ بننا اس کے اپنے حق میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ وسیلہ نہ ہوں تو اس کا کیا بنے گا۔ اس لئے دعائیں کیا کرو کہ رسول اللہ ﷺ کو خدا نے جو وعدہ فرمایا ہے وسیلہ بنادے گا وہ ضرور بنادے ورنہ تم جیسے بندوں کا کیا حال ہو گا۔ یہ مفہوم ہے اس کا۔ عاجز بندے کیا کریں گے اگر رسول اللہ ﷺ وسیلہ نہ بنیں۔

اب الفاظ حدیث کے یہ ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اب یہاں لفظ دس گنا سے مراد یہ نہیں ہے کہ واقعۃً گن کر دس گنا رحمتیں دی جائیں گی۔ یہ ایک مبالغہ کا اظہار ہے، صیغہ ہے۔ مبالغہ تو نہیں کہنا چاہئے ایک مضمون کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کا جو اصلیت رکھتا ہو۔ مبالغے میں اصلیت نہیں رہتی تو اس لئے دس گنا سے مراد یہ ہے کہ اللہ بہت زیادہ دے گا۔ وہ ایک دفعہ درود بھیجے گا تو اللہ اس پر بہت کثرت سے رحمتیں نازل فرمائے گا اسی لئے جہاں بھی اس قسم کے الفاظ ملتے ہیں وہاں کہیں دس گنا، کہیں سو گنا، کہیں ستر گنا، کہیں سینکڑوں گنا مختلف اعداد کے ذریعے اسی مضمون کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

اور اس میں حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پڑھنے والے کے دل کی کیفیت پر خدا کی نظر ہے کس دل سے دعا مانگ رہا ہے، کس دل سے درود بھیج رہا ہے۔ اگر اس کے دل سے درود اس شدت سے اٹھ رہا ہے کہ اس کا شمار ممکن نہیں یعنی اس شدت کا احاطہ ممکن نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوابی رحمتیں بھی اسی تصرف سے ہونگی۔ اور اگر حدیث نبوی کی روشنی میں ادب اور احترام کے ساتھ یہ دعا پڑھتا ہے تو خواہ ہونٹوں سے ہی ادا ہو رہی ہو لیکن چونکہ نیک نیتی شامل ہے اس لئے کم سے کم جزا اس کی دس گنا ہے۔ پس دس گنا سے مراد یہ ہو سکتی ہے کہ کم سے کم دس گنا۔

پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ اب چونکہ آپ نے شفاعت کا حق آخرت کے لئے محفوظ فرما لیا تھا اس لئے یہ فرمایا جارہا ہے کہ وسیلہ جس شان کے ساتھ میں بنوں گا اس کا اصل ملاحظہ تو تم جنت ہی میں کر سکو گے کیونکہ میرے وسیلہ بننے کے نتیجے میں تمہیں جنتیں عطا ہونگی۔ اس سے بڑھ کر اس وعدے کے پورا ہونے کا تم کیسے مشاہدہ کر سکتے ہو کہ جنت میں دیکھ لو کہ جن جنتوں میں تم کئی قسم کی نعمتیں پاتے ہو وہ تمام تر محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وسیلے سے ملی ہیں۔ اب یہاں وسیلہ شفاعت کے معنے بھی رکھتا ہے جیسا کہ اولیت اسی کو ہے دوسرے سارے نیک اعمال محمدؐ رسول اللہ کے وسیلے سے ملے ہیں خدا تعالیٰ کے تمام احکامات، تمام مناہی جو کچھ بھی قرآن کریم میں درج ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے ملے ہیں۔ اگر یہ وسیلہ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

پھر فرمایا جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ کے الفاظ ہیں۔ اب وسیلہ مانگا اور شفاعت حلال ہو جائے گی اس کا پہلی حدیث سے کچھ اختلاف دکھائی دیتا ہے جس میں شرط تھی کہ شریک نہیں ٹھہرائے گا، کسی چیز میں شریک نہیں ٹھہرائے گا۔ یہاں ایک عام ساذکر ہے لیکن دراصل لفظ وسیلہ میں وہ بات داخل ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی جو تشریحات فرمائی ہیں ان میں اس مضمون کو کھول دیا ہے۔ وسیلہ محمد رسول اللہ ﷺ تب بنتے ہیں جب اللہ کو مخلوق سے ملانے والے ہوں وہ پُل بن جائیں جس پر سے جاکر مخلوق خدا سے ملتی ہے۔ اور شفاعت میں جو مضمون ہے دو چیزوں کو ملا دینا اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک پہلو سے بشر تھے اور بشر بھی ایسے کہ کسی اور نبی کو ایسا بشر ہونا نصیب نہیں ہو سکا اور اس پہلو سے کلیۃً آپ بشر کے تمام لوازمات میں تمام بشریت کے ساتھ شریک تھے۔

اور دوسری طرف خدا کے ایسا ہوئے کہ تمام صفات باری تعالیٰ کو آپ نے اپنی ذات میں جاری کر لیا، اپنی ذات کا وجود مٹا دیا، یہاں تک کہ صرف دیکھنے والے کو یہ دکھائی دے کہ آپ کی صفات، آپ کی ذات، آپ کی بات چیت میں اللہ کے سوا کوئی دکھائی نہیں دے رہا۔ اس پہلو سے آپ وسیلہ ہیں بنی نوع انسان اور خدا کو جوڑنے کا۔ پس جس نے وسیلے کا مفہوم سمجھ لیا اس حدیث سے یہ مراد ہے وہ مجھ جیسا ہوگا تو میں وسیلہ بنوں گا۔ یعنی مجھ جیسا بننے کی کوشش کرے گا تو میں وسیلہ بنوں گا۔ مجھ جیسا تو ہو کوئی نہیں سکتا مگر ویسا بننے کی کوشش تو کر سکتا ہے۔ پس اس پہلو سے یہ مطلب بنتا ہے جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

جو مجھے وسیلہ تو کہتا ہو اور خدا سے مانگے بھی کہ اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وسیلہ بنا دے مگر اپنا حال یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وسیلہ بننے کے ہر معنے کو رد کر رہا ہو، جوڑ ہی نہ رکھے رسول اللہ ﷺ سے آپؐ اس کا خدا سے کیسے جوڑ ملائیں گے۔ جب ایک چیز کسی چیز سے ایک طرف سے جوڑ رکھتی ہے تو اس کا دوسری طرف سے جوڑ جو ہے اس کے درمیان وسیلہ بن جاتی ہے ان دو چیزوں کو ملا دینے کا موجب بن جاتی ہے یہ عام دنیا کا مضمون ہے، عام سائنس کا یا ہر مسئلے میں انسان کو اس کا علم ہونا چاہئے کہ ایک چیز سے جوڑ کرو گے تو دوسری طرف جوڑ ضروری ہوگا تاکہ ان دونوں کا وسیلہ بنادے، دونوں کے درمیان ایک رابطہ پیدا کر دے۔

تو ان معنوں میں وسیلہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو سمجھے گا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔ مطلب ہے صرف اسی کی شفاعت کروں گا اور کسی کی شفاعت نہیں کروں گا اور جو ان معنوں میں وسیلہ بنتا ہے لازماً وہ شرک سے پاک ہے تو ان دو حدیثوں میں کوئی بھی تضاد نہیں ہے ایک ہی مضمون کے مختلف پہلوؤں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کبھی ایک پہلو سے کھول کر بیان کرتے ہیں کبھی دوسرے پہلو سے کھول کر بیان کرتے ہیں۔ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ والا مضمون ہے تاکہ کہہ اٹھیں سارے لوگ کہ تو نے اللہ سے خوب سیکھا اور جو سیکھا وہ خوب بیان فرما دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شفاعت کے مضمون میں فرماتے ہیں ایک پہلو ہے شفاعت کا وہ دعا والا جو میں نے بیان کیا تھا وہ عمومی پہلو بھی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے: "خدا کے اذن کے سوا کوئی شفاعت نہیں ہو سکتی قرآن شریف کی رو سے شفاعت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بلا ٹل جائے۔ پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور میں زیادہ جھکا ہوا ہے وہ اپنے کمزور بھائی کے لئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ حاصل ہو۔ یہی حقیقتِ شفاعت ہے"۔ (نسیم دعوت)

اس لئے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفاعت کا اپنے آپ کو مستحق بنانا ہے پوری طرح نہ سہی کسی حد تک، اس کو چاہئے کہ اپنے بھائیوں پر اس طرح جھکے جس طرح رسول اللہ ﷺ تمام رحمتوں کے ساتھ بنی نوع انسان پر جھکے۔ اپنے بھائیوں کی طرف جھکے اور اس جھکنے میں سب سے بڑا وسیلہ دعا ہے۔ **دعا کے ذریعے اپنے تمام ضرورت مند بھائیوں کو یاد رکھیں، ہر مصیبت زدہ کو یاد رکھیں۔** یہ شفاعت کا آغاز ہے اگر ایسا نہیں کر سکو گے تو تم شفاعت کے مضمون کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ جو قرآن کریم میں مذکور ہے وہ ہرگز کفارہ نہیں ہے بلکہ نیک اعمال کی تحریک کرنے والا ایک مضمون ہے جس کے ذریعے نیکی بڑھتی ہے۔ زیادہ جو تفصیلی حصے ہیں اس کے میں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ خواہش ہے کہ اگلے چند منٹ میں اس مضمون کو یہاں ختم کر دوں۔

فرماتے ہیں: "انسان کی دعا اور توجہ کے ساتھ مصیبت کا رفع ہونا یا معصیت اور ذنوب کا کم ہونا یہ سب شفاعت کے نیچے ہے۔ توجہ سب پر اثر کرتی ہے خواہ مامور کو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا نام اور پتہ بھی یاد ہو نہ ہو"۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴ / مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)۔ فرماتے ہیں: "شفاعت اعمال حسنہ کی محرک کس طرح پر ہے۔ اس کا جواب قرآن شریف ہی سے ملتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ کفارہ کا رنگ اپنے اندر نہیں رکھتی جو عیسائی مانتے ہیں کیونکہ اس پر حصر نہیں کیا جس سے کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ / مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)۔ بلکہ شفاعت کا جہاں فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت قبول ہوگی وہاں یہ بھی فرمایا ہے "اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ" تو کہہ دے جب میرے بندے میرے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دے میں قریب ہوں اور اس مضمون کو میں پہلے بہت کھول چکا ہوں کہ اِنِّيْ قَرِيْبٌ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا قرب دراصل خدا کا قرب ہے اور یہی قرب ہے جس کو نصیب ہو اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت بھی لازم ہو جائے گی اور یہ قرب نصیب ہونا متقاضی ہے کہ انسان آپ کی صفات میں قرب حاصل کرے اور آپؐ کے پاک اعمال کے ساتھ اپنا حصہ جوڑے جو شفاعت کا مرکزی اور بنیادی مضمون ہے۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفاعت سے ایک تو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وہ مراد ہے جو مرکزی نکتہ شفاعت کا قیامت سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے وسیع معنوں میں آپ کو اس دنیا میں خدا سے ملا ہوا ثابت کر دیا ہے ایسا ملا ہوا کہ ہر دیکھنے والا شفاعت کے متعلق صرف وعدے ہی نہ سمجھے کہ ہم سے وعدے ہوئے ہیں۔ اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا کی قبولیت کے نمونے اپنی آنکھوں سے اس وضاحت سے دیکھے کہ کبھی کسی اور نبی کو ایسی دعا کی اجابت نصیب نہ ہوئی۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انصاف کی نظر سے باقی انبیاء کو بھی شامل کرتے ہیں ان کی دعاؤں سے بھی بلائیں ٹالی گئی ہیں، ان کی دعاؤں سے بھی خدا کے فضل کھلم کھلا آسمان سے نازل ہوئے ہیں مگر جب محمدؐ رسول اللہ کا مقابلہ کیا جائے تو ان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

اب اس کے بعد میں اصل تحریر پوری آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں، "آخرت کا شفیع وہ ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں شفاعت کا کوئی نمونہ دکھلایا ہو"۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے لازم تھا کہ دنیا میں نمونہ دکھلا دیں تاکہ لوگ فرضی وعدے ہی نہ سمجھیں کہ ہمیں وعدوں پر ٹرخایا جارہا ہے۔ "سو اس معیار کو آگے رکھ کر جب ہم موسیٰ پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی شفیع ثابت ہوتا ہے کیونکہ بارہا اس نے اترتا ہوا عذاب دعا سے ٹال دیا"۔ اور قرآن اس پر گواہ ہے۔ "اس کی توریت گواہ ہے اسی طرح پر جب ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نظر ڈالتے ہیں تو آپ کا شفیع ہونا اجلیٰ بدیہیات معلوم ہوتا ہے"۔ بدیہیات میں یعنی جو چیزیں واضح ہیں، ظاہر ہیں ان میں سب سے زیادہ روشن ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی قبولیت دعا کے نمونے ہیں جو اس دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

"آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ آپ نے غریب صحابہ کو تخت پر بٹھا دیا"۔ جو یہاں تخت پر بٹھا سکتا ہے، یہاں کرسی نصیب ہو سکتی ہے اس کی دعا سے تو قیامت کے دن کی دعا کے متعلق شک کیسے باقی رہ جاتا ہے کہ اس شخص کی قیامت کے دن دعا قبول نہیں ہوگی جس کا اللہ نے اس سے وعدہ کر رکھا ہے۔ "اور آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ بت پرستی اور شرک میں نشو ونما پایا تھا ایسے مؤحد ہو گئے جن کی نظیر کسی زمانے میں نہیں ملتی"۔ تو شفاعت کا مستحق بھی بنایا آپؐ ہی نے۔ مؤحد نہ بناتے تو شفیع کیسے بن سکتے تھے تو اس دنیا میں مؤحد بنا کر دکھا دیا اور تم کسی بات میں شک کرتے ہو پھر، جب تمہیں وہ کچھ بنا دیا جس کے لئے شفاعت کا قبول کیا جانا ضروری ہے یعنی مؤحد کے لئے اس دنیا میں وعدہ پورا کر دیا۔ "پھر آپ کی شفاعت کا ہی اثر ہے کہ اب تک آپ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں"۔ یعنی ازمنۂ گزشتہ کی بات نہیں کر رہے مسیح موعود اپنے وجود کو پیش کر کے بتا رہے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ہے جس کا اس دہریت کے زمانے میں میرے ذریعے اظہار ہو رہا ہے۔

فرماتے ہیں: "پھر آپ کی شفاعت کا ہی اثر ہے کہ اب تک آپ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں"۔ اب پیروی کرنے والوں میں اگرچہ اس زمانے میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کسی پر بھی اس کا اطلاق نہیں ہوتا مگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح آنحضرتؐ کے ذکر میں موسیٰ کا بھی ذکر کیا ہے جو نسبتاً ادنیٰ درجہ کے نبی ہیں یا خدا تعالیٰ کی قربت کے لحاظ سے نسبتاً ادنیٰ آدمی تھے مگر اپنے ساتھ دوسرے بزرگوں کا بھی ذکر فرما دیا جو امت محمدیہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے لے کر اب تک پیدا ہوتے رہے ہیں۔ فرمایا "اب تک آپ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں"۔ یعنی ایک بھی زمانہ ایسا نہیں آیا جس زمانہ کے انسان محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے ان معنوں پر ذاتی اطلاع نہ پا چکے ہوں۔ جس کی برکت سے ہر زمانے میں ملہم بنی نوع انسان کی بھلائی میں، ان کے حق میں دعائیں کرنے والے، الہاماً خوش خبریاں پانے والے اور ان کی بلائیں دور کرنے والے موجود ہوں ہر صدی میں، ہر صدی کے ہر زمانے میں وہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت پر شک کرنے کا کیا حق رکھتا ہے جس کی برکت سے اس کے ادنیٰ غلام، اس کے خاکِ پا پر فخر کرنے والے اس مرتبے کو پہنچ جائیں اندازہ کرو کہ اس کا اپنا مرتبہ کیا ہوگا۔

"مگر مسیح ابن مریم میں یہ تمام ثبوت کیونکر اور کہاں سے مل سکتے ہیں"۔ یہ حضرت مسیح کے کفارہ کے جواب میں چونکہ یہ بیان ہے تو فرمایا مسیح کے کفارہ کا موازنہ اس شفاعت سے کر کے دیکھو تو اس کی تو کچھ بھی حیثیت دکھائی نہیں دیتی۔ اس کفارہ کے عقیدے نے تو دنیا کو گناہوں پر دلیر کر دیا ہے اور اس کثرت سے بے حیائی پھیلی ہے کہ ہر بے حیائی کے پھیلنے کا منبع اس وقت، ایک انتہائی دردناک بات سہی مگر، وہ لوگ ہیں جو مسیح کو خدا مانتے ہیں، جو مسیح کے کفارے کے قائل ہیں باقیوں نے بھی ان سے خوب مقابلے کئے، اس دوڑ میں بہت آگے بڑھے ہیں، بے حیائیوں میں، انہوں نے بھی کمی کوئی نہیں کی مگر منبع کا سہرا بگڑی ہوئی عیسائیت کے سر ہے۔

پس شفاعت کے اس مضمون کو سمجھیں اور اس مضمون کو سمجھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفاعت کا اپنے آپ کو اہل بنانے کی کوشش کریں تو پھر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے صرف آخرت نہیں دنیا بھی سنور جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کے معاند اور برصغیر کے ایک معروف اخبار "زمیندار" کے ایڈیٹر

ظفر علی خان اور احمدیت

چند تاریخی حقائق و واقعات

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

([illegible] 6.5.99)

(بشیر احمد زاہد)

(تیسری قسط)

اب میں مولوی ظفر علی خان کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں اور وہ بھی مجلس احرار کے ایک لیڈر مظہر علی اظہر کے قلم سے۔ ہاں! وہی مظہر علی اظہر جس نے قائداعظم کے خلاف یہ گند اگلا تھا:

"اِک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائداعظم ہے کہ ہے کافراعظم"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۷۴)

مولوی ظفر علی خان احراری لیڈروں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

(احراریو!) "کان کھول کر سنو! تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے .... تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا .... مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن، من، دھن بھی اس کے ایک اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے .... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں، مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑھ رکھا ہے"۔

(ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

مولوی ظفر علی خان کا یہ حقیقت افروز بیان مجلس احرار کے ماضی اور مستقبل کی تمام حسرتناک ناکامیوں اور نامرادیوں کا آئینہ دار ہے۔ وہ احمدیوں کی جتنی چاہیں مخالفت کریں، عوام اور حکومتوں کو اپنے ساتھ ملا لیں، کامیابی کبھی بھی ان کے پاؤں نہیں چوم سکتی۔ کیونکہ ان کے پاس نہ قرآن ہے نہ قرآن کا علم جبکہ احمدیوں کے پاس قرآن ہے اور جب تک قرآن کے علم کی شمع ان کے سینوں میں جگمگاتی رہے گی ان کا ہر قدم اس کی روشنی میں اٹھتا رہے گا۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں ان کے ہر امام کو بکثرت ایسے فدائی ملتے رہیں گے جو اس کے ادنیٰ اشارے پر اپنا تن من دھن اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔

مگر اس کے برعکس ان کے بزرگ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا اپنے مصاحبین کے متعلق یہ کہنا ہے جو انہوں نے ایک سرد آہ بھر کر کہا تھا "میں کنوں کواں۔ میرے تے ساتھی ای میرے کولوں وچھڑ گئے"۔ میں کسے کہوں میرے ساتھی ہی مجھ سے بچھڑ گئے اور بچھڑ گئے ہیں"۔

(چٹان ۲ر ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۱)

پھر ان کی حسرتناک وفات جن حالات میں ہوئی۔ اسرار بصری لکھتے ہیں:

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری لسان العصر تھے۔ امرتسر میں ایک چھوٹا سا مکان بنوایا۔ وہ آزادیٔ وطن کی نذر ہو گیا۔ پاکستان میں انہیں کچھ نہ ملا۔ ایک کرائے کے مکان میں لکڑے کے ایک تختے پر اللہ کے ہاں چلے گئے"۔

(چٹان ۱۷ر فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۶)

اسرار بصری نے یہ سخت غلط بیانی کی ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا چھوٹا سا مکان آزادیٔ وطن کی نذر ہو گیا (اور) پاکستان میں انہیں کچھ نہ ملا۔ حالانکہ وہ تو تحریک پاکستان کے سخت دشمن تھے اور متحدہ ہندوستان کے پرزور حامی تھے۔ اور ان کی یہ پاکستان دشمنی کھل کر ۱۹۵۳ء کی تحریک میں سامنے آ گئی تھی جب انہوں نے پاکستان کی تخریب اور بربادی کے لئے تباہ کن شورش پیدا کی تھی۔ (ملاحظہ ہو تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ) جبکہ ہندوستان کی فوج پاکستانی سرحد پر آ چکی تھی۔

☆.......☆.......☆

مسئلہ جہاد کی حقیقت کے بارے میں مولوی ظفر علی خان کے کیا خیالات تھے؟ اس کے لئے درج ذیل دو اقتباس پڑھئے۔ آپ لکھتے ہیں:

"اس آیت (جَاهِدهُم بِهِ جِهاداً كَبيرا۔ ناقل) میں "جاهِدهُم" سے مراد یہ ہے کہ کافروں کو وعظ و نصیحت اور انہیں تبلیغ کر کے سمجھانا۔ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں یہی روشنی ڈالی ہے"۔ (زمیندار ۲۵ر جون ۱۹۳۱ء)

پھر لکھتے ہیں:

"اسلام نے جب کبھی جہاد کی اجازت دی ہے مخصوص حالات میں دی ہے۔ جہاد ملک گیری کی ہوس کا ذریعہ تکمیل نہیں۔ اس کے لئے امارت شرط ہے۔ اسلامی حکومت کا نظام شرط ہے۔ دشمنوں کی پیش قدمی شرط ہے۔ اتنی شرطوں کے ساتھ جو مسلمان خدا کی راہ میں نکلتا ہے اسکو کوئی مطعون نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر مسلمانوں نے اپنی حکومت و سلطنت کے زمانے میں کبھی ملک گیری کے لئے، توسیع مملکت کے لئے، اقوام و امم کو غلام بنانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے تو اس کا جہاد سے کوئی تعلق نہیں"۔ (زمیندار ۱۴ر جون ۱۹۳۶ء)

☆.......☆.......☆

اب میں یہاں دو واقعات محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کی زبان قلم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"نومبر ۱۹۴۰ء میں اسمبلی میں بجٹ کے دوران بحث میں نواب صاحب آف ڈیرہ نے مجھ سے کہا تھا کانگرس کے اراکین اپنی تقاریر میں شلوک اور منتر پڑھ کر اپنے دلائل کی پختگی ثابت کرتے ہیں کیا ہم بھی مجاز ہیں کہ قرآن کریم کی آیات سے استدلال کریں۔ میں نے کہا آپ بھی ویسے ہی آزاد ہیں۔ خود میں نے اپنی تقریر کے ہر نکتے کی قرآن کریم سے سند پیش کی ہے۔ میری تقریر کے خاتمے پر مولانا ظفر علی خان صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور بڑے جوش سے کہا کہ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے"۔

"حکومت کی پبلسٹی کے محکمے نے میری خواہش یا اشارے کے بغیر میری تقریر کے اردو ترجمہ کو ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر نشر کیا اور اس طرح ان مسائل پر قرآن کریم کی تعلیم کے خلاصے کی وسیع اشاعت ہو گئی۔ فالحمد للہ"۔

(تحدیث نعمت صفحہ ۴۴۰)

خدا کی شان دیکھئے! کہ ۱۹۳۶ء میں جب محترم چوہدری صاحب کا نام وائسرائے ہند کونسل میں بطور مسلمان نمائندہ پیش ہوا تھا تو مولوی ظفر علی خان نے وائسرائے ہند کے نام "مکتوب مفتوح" کے عنوان سے ایک خط اخبار میں شائع کیا تھا کہ ظفر اللہ مسلمان نہیں ہے اس کو مسلمانوں کا نمائندہ نہ منتخب کیا جائے۔ مگر آج اسی چوہدری ظفر اللہ خان کے بارے میں وہ کیا اظہار خیال فرما رہے ہیں؟۔

محترم چوہدری صاحب دوسرے واقعہ کی نسبت لکھتے ہیں:

"اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ قاضی محمد احمد کاظمی صاحب نے اسمبلی میں خلع کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کیا تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان شادی شدہ عورتوں کو ہندوستانی عدالتوں میں خلع حاصل کرنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔ اس مسودے میں ایک دفعہ یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان عورت اسلام ترک کر کے کوئی ایسا مذہب اختیار کرے جس مذہب کی پیرو عورت کے ساتھ مسلمان مرد کا نکاح شرع محمدی کی رو سے جائز ہے تو ایسی صورت میں عورت کے ترک اسلام کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ نہ ہو گا۔ ہندو اراکین کی طرف سے اس دفعہ کی مخالفت کی گئی تھی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ مذہبی معاملہ ہے اس لئے اسمبلی کے سرکاری اراکین اس میں غیر جانبدار رہیں گے۔ اگر یہ صورت قائم رہتی تو اسمبلی میں مسودے کی یہ دفعہ منظور نہ ہو سکتی تھی۔ سید غلام بھیک نیرنگ صاحب چند دیگر مسلم اراکین کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس معاملے میں حکومت کا موقف بدلوانے کی کوشش کرو۔ میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ لیکن یہ مسئلہ اس غلط مسئلے کی شاخ ہے کہ ارتداد کی سزا قتل ہے۔ اور جہاں یہ سزا عائد نہ کی جا سکے وہاں دیوانی حقوق ساقط ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم سے واضح ہے کہ ارتداد ایک قبیح اخلاقی و روحانی فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کا موجب ہے لیکن اگر ارتداد تبدیلیٔ عقیدہ تک محدود ہو اور اس کے ساتھ کوئی اور جرم شامل نہ ہو تو اس کی جسمانی سزا کوئی نہیں۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات کریمہ اس پر دلیل ہیں۔ اس بنا پر میں مسودہ کی اس دفعہ کی سرکاری تائید کے حصول کے لئے کوشش کر سکتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ بفضل اللہ کامیابی بھی ہو جائے گی لیکن آپ کے اراکین میں سے بعض اصحاب ایسے ہیں مثلاً مولانا ظفر علی خان صاحب جو یقین رکھتے ہیں کہ ارتداد کی سزا قتل ہے اور ارتداد سے تنسیخ نکاح لازم آتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ سرکاری تائید حاصل ہونے کے بعد ایسے اصحاب اڑ بیٹھیں کہ یہ دفعہ اسلامی شریعت کے خلاف ہے۔ سید صاحب نے فرمایا۔ مولوی ظفر علی خان صاحب دو تین دن کے لئے ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں ...... تین چار دن کے بعد مولانا ظفر علی خان صاحب بھی ان اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے۔ میں نے گزارش کی کہ آپ نے ۱۹۲۴ء میں مولوی نعمت اللہ خان کی کابل میں سنگساری کے موقع پر چند مقالے زمیندار میں شائع کئے تھے جن میں آپ کا موقف تھا کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اگر اس موقع پر بھی آپ کا وہی موقف ہوا تو مسودہ قانون کی دفعہ متنازعہ کی آپ مخالفت کریں گے اور آپس میں آراء کا اختلاف ہو گا۔ اس پہلو پر ابھی سے غور ہو جانا چاہئے۔ مولانا ہنس دئے اور فرمایا، وہ اور بات تھی یہ اور بات ہے۔ آپ سرکاری اراکین کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کریں، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ میں نے کیبنٹ میں سوال اٹھایا کہ اس معاملہ میں سرکاری اراکین کے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ میری غیر حاضری میں کیا گیا تھا۔ میرے رفقاء میری بات سن لیں پھر جو چاہیں فیصلہ کریں .... میں نے گزارش کی کہ اسلام آزادیٔ ضمیر کا حامی ہے۔ تبدیلیٔ عقیدہ بے شک گناہ اور اخلاقی اور روحانی جرم ہے لیکن اس کی جسمانی سزا کوئی نہیں۔ اگر ایک مسلمان عورت اسلام کو ترک کر کے کوئی ایسا دین اختیار کرتی ہے جس کی متبعین عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے تو تبدیلیٔ عقیدہ سے خود بخود نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہو تو بہت سی قباحتیں لازم آتی ہیں۔ جن کی میں نے مثالیں دیں۔ ...... اسلامی قانون اور اسلامی شریعت کی تعبیر کرنا مسلمان کا کام ہے۔ اگر موجودہ صورت میں سرکاری اراکین غیر جانبدار رہیں تو اسمبلی میں چونکہ کثرت رائے غیر مسلم اراکین کی ہے مسودہ قانون کی یہ دفعہ رد ہو جائے گی۔ اور گویا عملاً اسلامی شریعت کی تعبیر غیر مسلم اراکین کی رائے کے مطابق ہو گی جو صریح ناانصافی اور زیادتی ہو گی۔ میری گزارش سننے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ سرکاری اراکین دفعہ

ارشاد نبویؐ

خَيرُ الزَّادِ التَّقوىٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

متنازعہ کی تائید میں رائے دیں......۔

وقت آنے پر میں نے اسمبلی میں متعلقہ مسائل کی وضاحت کی ان میں بنیادی مسئلہ مرتد کی سزا کا تھا جس پر میں نے تفصیلی بحث کی۔ اجلاس کے ختم ہونے پر میں اسمبلی سے باہر جا رہا تھا کہ مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے نے مجھے ٹھہرالیا اور مبارک باد دی۔ کہا کہ آج تم نے اپنے دین کی وہ خدمت کی ہے جو یادگار رہے گی۔ تم نے ہمارا تصور اسلام کے بارہ میں بالکل بدل دیا ہے۔ ہم اب تک یہی سمجھتے تھے کہ دین کے ہر معالمے میں اسلام جبر و ظلم کو روا رکھتا ہے۔ آج تم نے اسلام کی وہ تصویر پیش کی ہے جو نہایت دلکش ہے۔ فالحمد للہ"۔

(تحدیث نعمت صفحہ ۲۰۵،۲۰۶)

☆......☆......☆

۱۹۴۴ء میں مولوی عبدالحامد بدایونی نے جماعت احمدیہ کو مسلم لیگ کی ممبر شپ سے محروم کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کے ایک اجلاس میں قرارداد پیش کرنی چاہی تھی اس کا کیا انجام ہوا تھا۔ مولوی ظفر علی خان لکھتے ہیں :

"آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ لاہور میں مولوی عبدالحامد بدایونی نے ایک قرارداد پیش کرنی چاہی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے۔ لیکن مسٹر جناح نے ......اس قرارداد کو پیش نہیں ہونے دیا"۔

(زمیندار یکم اگست ۱۹۴۴ء)

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ نے قیام پاکستان کی تحریک میں جو عظیم الشان خدمات سرانجام دی تھیں اب میں ان میں سے ایک ایسی عظیم خدمت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق مولوی ظفر علی خان کی ذات سے ہے اور جس کو قادیان کی مجلس احرار نے مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ سے بطور خاص بغض کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ایک کتابچہ مطبوعہ ۱۹۴۶ء میں درج کیا ہے۔ جو اس طرح ہے کہ :

"مسٹر جناح نے کوئٹہ میں تقریر کی اور مرزا محمود کی پالیسی کو سراہا۔ اس کے بعد سنٹرل اسمبلی کے الیکشن ہوئے تو تمام مرزائیوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دیے۔ یہاں تک کہ جب مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار لاہور جو کسی زمانے میں مرزائیوں کے شدید ترین دشمن تھے ان کا اور مسٹر گابا کا مقابلہ ہوا۔ تو دفتر ضلع لیگ گورداسپور نے مرزا محمود احمد قادیانی کو ایک چٹھی لکھی جس میں مرزائیوں کو صاف مسلمان قوم تسلیم کیا گیا۔ (چٹھی کی نقل کے بعد لکھا ہے) اس چٹھی پر تمام مرزائی بٹالہ گئے۔ بٹالہ میں مسلم لیگی کارکنوں نے ان سے معانقے کئے۔ ووٹ مولوی ظفر علی خان کے حق میں گزارے گئے۔ دیگر بعض مسلم لیگ کے لیڈر لاہور سے بذریعہ کار تشریف لا کر یہ نظارہ دیکھتے رہے"۔

(کتابچہ مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی پر مختصر تبصرہ صفحہ ۱۸،۱۹)

کتابچہ کے اندازِ بیان اور طرزِ نگارش سے جو شوخی اور شرارت جھلک رہی ہے اس کے پس پردہ لیڈرانِ احرار کے وہ لیگ دشمن بیانات تھے جن میں امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور صدر احرار حبیب اللہ لدھیانوی نے یہ کہا تھا :

۱......"ہم اس کے سخت خلاف ہیں کہ لاکھوں مسلمانوں کی قربانی دے کر کسی یزید جیسے مسلمان کے لئے تخت سلطنت بچھایا جائے"۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مؤلفہ شورش کاشمیری۔ شاگرد مولوی ظفر علی خان۔ صفحہ ۱۰۹)

۲......"جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں"۔

(چمنستان صفحہ ۱۶۵)

۳......"دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر لال کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں"۔

(چمنستان از مولوی ظفر علی خان صفحہ ۱۶۵)

اور جب نقشۂ عالم پر پاکستان کا نام ابھر کر اجاگر بھی ہو چکا تھا اور مشرقی پنجاب کے لکھوکھا مسلمان جن کے گھروں کو لوٹا اور آگ لگائی جاچکی تھی اور ان کی معتدبہ تعداد کو تہ تیغ کیا جا چکا تھا اور نوجوان لڑکیوں کو جبراً اغوا کر لیا گیا تھا اور جو باقی بچ گئے وہ موت سے ہراساں پریشان قافلہ در قافلہ اور کارواں در کارواں پاکستان کو رواں دواں ہو گئے۔ کچھ سرکاری کیمپوں میں پناہ گزین بن گئے اور جو کہیں بھی نہ جاسکے قادیان کو اپنا ملجاؔ و ماویٰ گردان کر وہاں جاسمائے۔ یقیناً اہل قادیان نے اس بے بسی اور بے کسی کے عالم میں ان کی حفاظت اور خدمت کے جو سامان فراہم کئے وہ تاریخ پاکستان کا ایک بے مثال اور بے نظیر حصہ ہے۔ روزنامہ "زمیندار" کے صرف تین تراشے پیش خدمت ہیں :

اخبار زمیندار کا نامہ نگار خصوصی اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے :

"قادیان بیرونی دنیا سے بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ واہگہ تک تمام راستے پُر خطر ہو چکے ہیں۔ قادیان کے مجاہدین موت سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ وہ اس موت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں جو منہ کھولے ہوئے ان کی طرف بڑھ رہی ہے۔ وہ صرف پناہ گزینوں، بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو جلد سے جلد پاکستان بھیج دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ آنے والی موت کے ساتھ بے فکر ہو کر لڑ سکیں۔

ہمارے نامہ نگار نے محکمہ حفاظت قادیان کے ماتحت کام کرنے والے نوجوانوں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ یہ نوجوان ساری ساری رات جاگتے اور پہرہ دیتے ہیں ان میں سے اکثر کو چوبیس چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹیاں ادا کرنی پڑتی ہیں۔ ان کے بدن تھکے ہوئے، ان کی آنکھیں سوجی ہوئی، اعضاء مضمحل ہیں لیکن اس کے باوجود خوفزدہ نہیں بلکہ مسرور و شاداں نظر آتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم لاہور جانا چاہتے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں ہم موت سے ڈر کر بھاگنا نہیں چاہتے بلکہ موت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔

پہرہ داروں میں سے ایک نوجوان نے جس کی عمر صرف پندرہ سال کی تھی ہمارے نامہ نگار کو کہا کہ پہلے ہمارے ارد گرد سکھوں کا گھیرا تھا مگر اب ہمیں چاروں طرف موت نظر آرہی ہے۔ یہ موت کیا ہے؟ ہندو، سکھ ملٹری جو ہمیشہ اسی تاک میں رہتی ہے کہ کب موقعہ ملے تو وہ ہمیں ہلاک کر دے۔ لیکن ہم موت سے نہیں ڈرتے"۔ (زمیندار ۲۷/ستمبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۲)

پھر لکھتا ہے :

"(لاہور ۹/اکتوبر) کل صبح ہندوستانی فوج کے ایک بڑے افسر نے مع تین بریگیڈیرز کے قادیان کا دورہ کیا۔ اس پارٹی کا متفقہ بیان ہے کہ قادیان کے تمام حصے صحرا کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ ہر جگہ ہُو کا عالم ہے۔ البتہ تین علاقے ایسے ہیں جہاں ایسے مسلمان دکھائی دیئے جو کفار کے مقابلہ کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کا عزم صمیم کر چکے ہیں۔ ان لوگوں کے چہروں سے بشاشت ٹپکتی ہے"۔

"یہ بھی خبر ملی ہے کہ پولیس نے مسلمان مجروحین اور بیماروں کو نور ہسپتال سے نکال دیا ہے۔ یہ ہسپتال ایک غیر مسلم ڈاکٹر کے حوالے کر دیا گیا ہے اور علاقوں کی مسلم خواتین کے لئے نہ خوراک کا کوئی خاص انتظام ہے، نہ انہیں طبی امداد دی جاتی ہے۔ جو کثیر التعداد مسلمان باہر سے پناہ لینے کے لئے قادیان میں جمع ہوئے تھے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ اور پیدل قافلوں کی صورت میں انہیں پاکستان چلے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

ان پناہ گزینوں کی حالت بہت ابتر ہے۔ مقامی ملٹری نے انہیں خوراک دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور احمدیہ انجمن سے کہا ہے کہ وہ ان مصیبت زدوں کی خوراک کا انتظام کرے۔ چنانچہ انجمن اپنا راشن کم کر کے ان پناہ گزینوں کو خوراک دے رہی ہے۔ ابلی ہوئی گندم دی جارہی ہے"۔

(زمیندار ۱۱/اکتوبر ۱۹۴۷ء صفحہ ۸)

"زمیندار" اخبار کے نامہ نگار خصوصی کی ایک رپورٹ کا ایک اقتباس عرض ہے :

"قادیان میں حالت یہ ہے کہ پولیس نے ۲۹/ستمبر کو منادی کرادی ہے کہ قادیان میں جس شخص کے گھر میں دو بوریوں سے زیادہ آٹا یا گندم ہوگی اسے فوراً گرفتار کر لیا جائے گا۔ گویا اس کا صاف طور پر مطلب ہے کہ قادیان کے لوگوں کا راشن قابو میں لے کر انہیں بھوکا مارا جائے۔ اس وقت ہزاروں پناہ گزین احمدیوں کے گھروں سے روٹیاں کھا رہے ہیں۔ قادیان کے مسلمانوں نے حکومت سے راشن کے لئے درخواست نہیں دی"۔ (زمیندار ۱۶/اکتوبر ۱۹۴۷ء)

قیام پاکستان کے بعد اور ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے پہلے جس خبر کو مولوی ظفر علی خان نے نمایاں اور شاندار رنگ میں اپنے اخبار میں تصاویر سمیت پیش کیا تھا وہ جرمن فوج کا ایک سابق افسر عبدالشکور کنزے تھا۔ جو جنگی قیدی کی حیثیت میں زنداں میں احمدی ہو گیا تھا۔ اس کی پاکستان آمد پر لاہور میں اس کے شاندار استقبال اور عظیم الشان جلوس کی تصاویر تھیں جو روزنامہ زمیندار کی ایک اشاعت کی زیب و زینت بنی تھیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

بقیہ صفحہ : ۹

ہم میں سے ہر شخص میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ اللہ سے اپنا تعلق پیدا کر سکے اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کیلئے ہمیں اپنی روحانی آنکھیں اور کان کھلے رکھنے ہوں گے اور اپنے خدا کو ہمہ وقت یاد رکھنا ہوگا۔

آخر میں امیر صاحب نے الیانین نو احمدیوں پر جلسہ سالانہ کی اہمیت واضح کی اور کہا کہ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰۰۰ء تک ایک لاکھ احمدیوں کو جلسہ سالانہ میں شامل کرنے کا ٹارگٹ دیا ہوا ہے اب پاکستانی احمدیوں کے بعد آپ کی ایک بڑی تعداد احمدی ہو چکی ہے اس لئے آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ خود بھی اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی جلسہ میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ امیر صاحب کے خطاب کے بعد ساڑھے چار بجے شام دُعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے اعلیٰ مقاصد کی تکمیل فرمائے اور اس سلسلہ میں خدمات بجالانے والے تمام احباب کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ (رپورٹ: محمد انیس صاحب)

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794، 27-0471

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
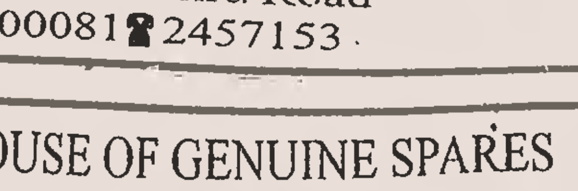
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

بیت الظفر Immenhausen میں البانین احمدیوں کا ایک روزہ سیمینار

آٹھ ریجنز سے ۲۷ البانین احمدیوں کی شرکت

شعبہ تربیت نومبائعین جرمنی کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۱ مارچ ۱۹۹۹ء کو البانین احمدیوں کا ایک روزہ سیمینار بیت الظفر ایمن ہاؤزن میں منعقد ہوا۔ آٹھ ریجنز کی مختلف جماعتوں سے ۲۷ البانین احمدی بھائیوں نے اس میں شرکت کی۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے اس بابرکت تقریب کا آغاز ہوا جس کے بعد مکرم امام عبدالباسط صاحب طارق نے مختصر افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے البانین احمدیوں کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شرکت پر مبارکباد دی اور اس تقریب میں اُن کو خوش آمدید کہا اور پھر کہا کہ آج شاید آپ کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ احمدیت کتنی بڑی نعمت ہے مگر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس کی قدر و قیمت آپ پر کھلتی چلی جائے گی۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب نے البانین زبان میں "نظام جماعت کا تعارف" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس تقریب کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع مہیا کیا گیا تا اگر وہ کوئی بات نہ سمجھ سکے ہوں تو پوچھ لیں۔ چنانچہ بہت سے سوالات کیے گئے۔ جن کے مکرم زکریا خان صاحب نے تفصیل سے جواب دیئے تا نظام جماعت اچھی طرح اُن کے ذہن نشین ہو سکے۔

وقفہ برائے طعام و نماز کے بعد دو بجے پروگرام کے دوسرے حصہ کے آغاز پر احباب نے ڈاکٹر زکریا خان صاحب سے درخواست کی کہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھا جائے کیونکہ یہ نہایت ہی دلچسپ پروگرام ہے اس پروگرام میں حاضرین کی دلچسپی اور ذوق و شوق قابل دید تھا۔ خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے بارے میں غیر احمدی مسلمانوں کی کہانیوں کے مقابل پر جماعت احمدیہ کی شاندار اور بامعنی تفسیر اُن کو بہت پسند آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا ایک اور عظیم الشان پہلو اُن پر روشن ہوا۔ یہ سوال و جواب کا سلسلہ اس قدر دلچسپ تھا کہ ہر کسی کا دل چاہ رہا تھا کہ مجلس ختم نہ ہو۔ سوال و جواب کی مجلس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا اور ساڑھے تین بجے مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی کا خطاب شروع ہوا۔ یہ نہایت ہی ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب تھا اس خطاب کے دوران حاضرین یوں ہمہ تن گوش تھے کہ گویا ایک ایک لفظ اُن کے روح اور دِل کی گہرائیوں میں اُتر رہا تھا۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ اگر تاریخ عالم کا جائزہ لیا جائے تو آج کے دور کا یہ ایک منفرد واقعہ ہے کہ احمدیت نے اتنی زبانیں بولنے والے احباب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا ہے اور باوجود زبانوں کے اختلاف کے ہمارا مقصد ایک ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ امام مہدی کے دور میں بہت سی قومیں متحد ہو جائیں گی اور آج اگر ساری قومیں متحد ہو رہی ہیں تو صرف اور صرف جماعت احمدیہ مسلمہ کے ہاتھ پر۔ امیر صاحب نے دوسرے مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل وہ اپنے مسلمان ہونے پر بہت فخر کرتے ہیں اور میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کس بات پر فخر کرتے ہیں مسلمان کہیں بھی متحد نہیں اور نہ ہی دنیا کی باگ ڈور اُن کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی ایک بھی مسلمان ملک امن میں نہیں بلکہ بعض تو ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں۔ آج اگر کوئی بات قابل فخر ہو سکتی ہے تو وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہونے میں ہے کہ آپ نے ایک ایسا انقلاب بپا کیا جو آج تک دنیا کی آنکھ نے نہیں دیکھا اور وہ بھی بغیر کسی دنیاوی طاقت کے۔ اُس وقت بھی دنیا میں بڑی بڑی طاقتیں موجود تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی دنیاوی طاقت نہیں تھی مگر اس کے باوجود آپ نے ایک عظیم الشان انقلاب بپا کر دیا پس آج ہم نے بھی وہی تبدیلی اور وہی انقلاب برپا کرنا ہے اور یہی عزم لے کر جماعت احمدیہ دنیا میں نکلی ہے۔ اگر ہم غور کریں کہ وہ کونسی طاقت ہے جس کے ذریعے ہم دنیا پر غالب آ سکتے ہیں تو وہ طاقت خدا کی عبادت اور خدا سے تعلق پیدا کرنے اور اس سے مدد مانگنے کی طاقت ہے اور یہی وہ طاقت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی اور اسی طاقت کے ذریعے آپ نے دنیا کی غریب اور کمزور ترین قوم کی ایسی کایا پلٹی کہ اس قوم نے نہ صرف بہترین قوم بن کر آپس میں پیار و محبت اور صلح و آشتی کا ماحول پیدا کیا بلکہ وہ لوگ اس دنیا کے استاد بن گئے اگر ہم اس مثال اور نمونے کو سامنے رکھیں تو ہم بھی یہ طاقت حاصل کر سکتے ہیں اور

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

تحریک سو مساجد کے تحت Witlich میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

محترم مولانا ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نے سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے

۲۵ر نومبر ۱۹۹۸ء کا دن جرمنی کی تاریخ احمدیت میں ایک اہم باب کا اضافہ کر گیا۔ اس روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کے شمال مغربی صوبہ Rheinland Pfalz کے ایک خوبصورت شہر Witlich میں سو مساجد سکیم کے تحت تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد مبلغ احمدیت محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس نے رکھا۔ اس موقع پر ریجن رائن موزل کی تمام جماعتوں کے نمائندگان (مرد و خواتین اور بچوں) نے شرکت کی۔

Witlich صوبہ Rheinlandpfalz کے بڑے شہر Koblenz سے ۱۰۰ کلو میٹر اور Mainz سے ۱۳۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے قریب ترین بڑا شہر Trier ہے۔

Witlich شہر کی کل آبادی اٹھارہ، بیس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ قریب ترین جماعتیں Trier, Prum اور Cochem ہیں۔ اس علاقہ میں احمدیوں کی تعداد ۲۰۰ جبکہ ریجن رائن موزل کی کل تعداد ۶۱۱ ہے۔

مذکورہ جگہ کی خرید اور تعمیر مسجد کی اجازت کے سلسلے میں ایک احمدی نوجوان مکرم قمر سلطان صاحب (جماعت مور فیلڈن) نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ اس جگہ کا کل رقبہ ۳۵۰۰ مربع میٹر ہے جبکہ مسقف حصہ کا رقبہ ۹۰۰ مربع میٹر ہے جو تین منزلوں پر مشتمل ہے۔

مسجد کا ڈیزائن ایک نوجوان احمدی طالب علم آرکیٹکٹ مکرم مسعود احمد جاوید صاحب جماعت (فرینکفرٹ) نے بڑی محنت سے تیار کیا۔ مسجد کے نقشہ کی منظوری ایک کمپنی کی وساطت سے Wittlich شہر کی انتظامیہ سے لی گئی۔ ایک تخمینہ کے مطابق مسجد کے پلاٹ کی قیمت ۲۴۸۰۰۰ جرمن مارک ہے۔ جبکہ اس پر تعمیر کا خرچ (وقار عمل کے بغیر) ۱۵ لاکھ جرمن مارک آتا ہے۔ مسجد کی تعمیر کا سارا کام ایک جرمن تعمیراتی کمپنی کے زیر نگرانی خدام وقار عمل کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ جس کے مطابق اس پر تعمیر کا کل خرچ ۷ لاکھ جرمن مارک آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو تعمیر کی اصل قیمت کا نصف ہے۔

مسجد کی دیواریں ایک نئے سسٹم کے تحت لکڑی کی دیواروں کے درمیان سیمنٹ ڈال کر بنائی جا رہی ہیں۔ مسجد کے باہر ایک حوض میں بارش کے پانی کو جمع کر کے ٹوائیلٹ فلش میں استعمال کرنے کا سسٹم ہوگا۔ اس کے علاوہ مسجد کی چھت پر شمسی توانائی کا پلانٹ (Solar Plant) بھی لگایا جا رہا ہے۔ اس مسجد کا گنبد شیشے کا بنایا جا رہا ہے اور مینار ایلومینیم کے لگائے جائیں گے۔

مسجد میں کل ۶۰۰ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ جبکہ تہہ خانہ میں مختلف مقاصد کی غرض سے بنائے جانے والے ہال کے علاوہ ایک اپارٹمنٹ، کچن، باتھ روم اور تین سٹور روم ہونگے۔

ایک حصہ میں لجنہ ہال کے علاوہ چھوٹے بچوں کا کمرہ (جس کی دیواریں شیشے کی ہوں گی تاکہ پروگرامز کے دوران مائیں اپنے بچوں پر بھی نگاہ رکھ سکیں) لجنہ کا دفتر، باتھ روم وغیرہ شامل ہونگے۔ پہلی منزل پر مردانہ ہال کے علاوہ لائبریری ہال، ایک مہمان خانہ، تین دفاتر اور بیوت الخلاء وغیرہ شامل ہونگے۔

یہ مسجد شہر Witlich کے ٹاؤن ہال میں "مسجد" کے نام سے رجسٹرڈ ہے۔ نیشنل شعبہ سو مساجد سکیم کے مطابق اس مسجد کے علاوہ چند مزید پروجیکٹس پر کام جاری ہے۔ یہ پروجیکٹ جرمنی کے شمال میں واقع شہروں Osnabruck, Kiel, Vechta وغیرہ میں ہیں جن میں ان مساجد کیلئے زمین کی خریداری کے مراحل طے ہو رہے ہیں۔

اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ریجنل امیر مکرم طاہر احمد صاحب ظفر کی نگرانی میں وقار عمل ہو رہا ہے جس میں مختلف جماعتوں سے احباب تشریف لا کر اس کارِ خیر میں حصہ لے رہے ہیں۔ تعمیر کے اس کام کی نگرانی ایک جرمن احمدی قاسم اُنگر صاحب کر رہے ہیں۔ وہ تمام احباب خاص طور پر دُعاؤں کے مستحق ہیں جو اس مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے نیز اس مسجد کی تعمیر کے نتیجے میں اللہ کرے کہ جہاں احمدیت کو ترقیات نصیب ہوں وہاں خدائے واحد و یگانہ کے پرستاروں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے۔ آمین۔

نوٹ:- مذکورہ بالا رپورٹ میں درج اعداد و شمار اور دیگر تفصیلات کی نظر ثانی کے سلسلہ میں مکرم و محترم محمد اسماعیل صاحب نوری، نیشنل سیکرٹری جائیداد جرمنی نے ذاتی دلچسپی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ اُنہیں احسن جزاء عطا فرمائے۔ (رپورٹ: اے۔ کیو۔ اسامہ نمائندہ خصوصی اخبار احمدیہ جرمنی)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد تلاوت و نظم منصورہ بشریٰ صاحبہ نے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات“ پر تقریر کی۔ پھر شائقہ پروین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھ کر سنائے بعدہٗ شاہینہ افروز نے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں کا تذکرہ کیا کہ کس طرح صحابہ نے اپنے خون کی قربانیاں دے کر اسلام کو پھیلایا۔ آخر میں صدر صاحبہ کے اجتماعی دُعا سے جلسہ ختم ہوا۔ (ثروت جبین صدر لجنہ کانپور)

● خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۹۹-۴-۲۵ بروز اتوار شفیع ہال چمن میں منایا گیا۔ مکرم شعیب احمد صاحب سولیجہ نے تلاوت کی مکرم سعید احمد صاحب صدیق نے نظم پڑھی۔ مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی، مکرم آفتاب صاحب، مکرم آزاد حسین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم ظفر عالم صاحب اور طاہر احمد صاحب سولیجہ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں اور سامعین کو محظوظ کیا۔

(مبشر احمد مبلغ سلسلہ کانپور)

● کنڈور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰/اپریل ۹۹ء کو منعقد کیا گیا اور موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خدام و اطفال و ناصرات کے علمی مقابلے کروائے گئے۔

جس میں تلاوت کلامِ پاک نظم خوانی، نماز سادہ و باترجمہ اور دیگر دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ کل ۷۴ طلباء و طالبات نے حصہ لیا اور کامیاب ہونے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم عباس علی صاحب نیر صدر جماعتِ احمدیہ کنڈور کے زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم مولوی یعقوب علی نیاز معلم وقفِ جدید بیرون نے تلگو زبان میں ”شرک و بدعت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم“ کے عنوان پر تقریر کی۔ اور دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب بنگالی معلم وقفِ جدید بیرون نے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کے آئینہ میں“ کے عنوان پر اردو میں کی۔ اور تبلیغ کے اہم فریضہ کی طرف لوگوں کی توجہ کو مبذول کروائی۔

تیسری تقریر مکرم مولوی ندیم احمد صاحب معلم وقفِ جدید بیرون کی ہوئی۔ اور ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات“ کے عنوان پر چوتھی تقریر خاکسار نے کی اور نماز کی بے پناہ اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔

لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ۸ بجے تا ۱۰ بجے تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ اور جماعت کے ۲۲۰ افراد مرد و زن۔ اور ۱۰ معلمین کرام حاضر ہوئے۔ الحمد للہ علٰی ذالک

احباب نے چندہ جمع کر کے رات کے طعام کا انتظام مسجد میں ہی کیا تھا۔ اور خاص بات یہ ہے کہ ہندوؤں میں سے غرباء کو بھی کھانا کھلایا گیا تقریباً ۲۰۰ افراد نے کھانا کھایا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ اور اِن پروگراموں کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور مزید احسن رنگ میں خدمات بجالانے کی سعادت بخشے۔ آمین (سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

بچھ گاؤں (یوپی) میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد

مورخہ ۹۹-۵-۸ جماعت احمدیہ بچھ گاؤں کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں ۸ گاؤں سے غیر احمدی احباب اور نو مبائعین کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ ایک دوست مکرم اسماعیل صاحب آف فیروز آباد جو کہ زیر تبلیغ ہیں انہوں نے جلسہ میں اپنا تاثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ احمدی دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اگر دنیا میں کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید سے محبت کرتا ہے۔ تو وہ یہی لوگ ہیں۔ نظم و تلاوت کے علاوہ تبلیغی نقطۂ نظر سے مختلف تقاریر ہوئیں اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین (کمال الدین خان معلم وقف جدید)

نگران دعوت الی اللہ یوپی کی سہارنپور میں آمد پر معزز لیڈران سے تبلیغی ملاقات

مورخہ ۹۹-۴-۲۵ بروز اتوار مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ یوپی کی آمد پر سہارنپور کے دو معزز لیڈران جناب نکلی سنگھ ممبر پارلیامنٹ اور ضلع صدر سماجوادی پارٹی جناب عطاء الرحمٰن صاحب سے تبلیغی ملاقات کی گئی جماعت کا تعارف کروایا گیا اور لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اللہ اس کے نیک نتائج ظاہر فرماوے۔ آمین۔ (عقیل احمد سہارنپوری معلم)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انعقاد

مندرجہ ذیل جماعتوں سے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد کرنے کی رپورٹ ملی ہے۔

لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ۔ بھدرواہ (کشمیر)۔ یادگیر (کرناٹک)۔ خانپور ملکی (بہار) سونگھڑہ (اڑیسہ)۔ شاہجہانپور (یوپی)۔ کوٹ پلہ۔ کرڈاپلی (اڑیسہ) بنگلور۔ چیک ایر پچھ (کشمیر)۔ امروہہ (یوپی) لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی۔ ناصر آباد (کشمیر) نونہ مئی (کشمیر)

اللہ تعالیٰ ان مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے نیک نتائج ظاہر فرماوے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

جس قلب کو بخشی ہے جلا عشق نبیؐ نے
حاصل اسے دنیا میں ہیں تسکین کے خزینے
اُس ذکر سے روشن ہیں نگاہوں کے جزیرے
اس نام سے آباد ہیں روحوں کے مدینے
جو ان کے بتائے ہوئے رستے پہ نہیں ہیں
منجدھار میں ہیں آج تلک ان کے سفینے
آقا! تیرے دروازے پہ آئے ہیں سوالی
اپنایا نہ اب تک جنہیں دنیا میں کسی نے
میں اُن کا ہوں دستک اسی دروازے پہ دوں گا
اک روز بلائیں گے مجھے بھی وہ مدینے
میں اُن کو بتاؤں گا کہ اے رحمت عالمؐ
دنیاوی خدا اب مجھے دیتے ”نہیں“ جینے
کچھ بھی تو نہیں پاس تری نذر کو آقا
پلکوں پہ لئے آیا ہوں اشکوں کے نگینے
سرکار دوعالم نے سکھائے مجھے ثاقب
طوفانِ حوادث سے نکلنے کے قرینے

(ثاقب زیروی)

پالاکرتی ورنگل (آندھرا) میں ماہانہ تربیتی اجلاس

مورخہ (چار اپریل ۱۹۹۹ء) پالاکرتی میں ماہانا تربیتی اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء ٹھیک ۷:۳۰ بجے احمدیہ مسجد میں منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم عباس علی صاحب شمس صدر جماعتِ احمدیہ پالاکرتی سرانجام دیئے۔ بعد تلاوت و نظم پہلی تقریر مکرم محمد یعقوب صاحب کی ”قادیان ایک عظیم دینی مرکز“ کے عنوان پر تلگو زبان میں ہوئی۔ جبکہ دوسری تقریر عزیزہ امۃ القدوس واجدہ نے ”سیرت حضرت مسیح موعودؑ“ کے عنوان پر اردو میں کی۔ بعدہٗ مکرم محمد معشوق صاحب نے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ“ کے عنوان پر تلگو میں تقریر کی۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب معلم وقفِ جدید بیرون نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ”امام مہدی کو ماننا کیوں ضروری ہے“ کے عنوان پر پانچویں تقریر کی۔

بعدہٗ بچوں سے تلاوت اور نظم پڑھوایا گیا۔ شام ۷:۳۰ بجے تا ۹ بجے تک یہ اجلاس جاری رہا۔ باقاعدہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور احباب و خواتین ملکر کل ۱۴۰ افراد اجلاس میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ علٰی ذالک۔

اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ (سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

نئی تعمیر شدہ مسجد احمدیہ نونہ مئی (کشمیر) کا افتتاح

مورخہ ۱۹/دسمبر ۱۹۹۸ء بروز سنیچر جماعت احمدیہ کی نئی تعمیر شدہ مسجد احمدیہ نونہ مئی کا افتتاح نماز ظہر کی ادائیگی سے ہوا۔ افتتاحی تقریب میں غیر از جماعت احباب کے علاوہ ملحقہ جماعتوں یعنی جماعت احمدیہ یاری پورہ اور جماعت احمدیہ چک کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مہمانانِ کرام کیلئے مٹھائیوں اور چائے کا انتظام تھا۔ معلم وقف جدید سید امداد علی صاحب نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔

نونہ مئی میں جماعتِ احمدیہ کی یہ پہلی مسجد ہے مسجد دو منزلہ ہے۔ پہلی منزل مکمل طور پر تیار ہو چکی ہے۔ افتتاحی تقریب کی صدارت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یاری پورہ میر عبدالرحمٰن صاحب نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد افتتاحی تقریر مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقفِ جدید نے کی۔ بعدہٗ نسیم احمد صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مختصر تقریر کی۔ آخر میں سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ نونہ مئی راجہ بشیر احمد خان صاحب نے تمام مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا اور دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نسیم احمد سیکرٹری لوکل فنڈ جماعت احمدیہ نونہ مئی)

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

تعلیم القرآن تربیتی کلاس ناصرات الاحمدیہ قادیان

(3اپریل تا18اپریل99)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصرات الاحمدیہ قادیان کی تعلیم القرآن تربیتی کلاس ہر سال کی طرح اس سال بھی ماہ اپریل میں لگائی گئی۔ مورخہ ۹۹۔۴۔۳ کو کلاس کا پہلا دن تھا۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی صدارت میں کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ آپا جان صاحبہ نے ممبرات ناصرات کو تربیتی اُمور کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے نماز وقت پر ادا کرنے، اچھے اخلاق اختیار کرنے خاص کر سچ بولنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۵ روزہ تربیتی کلاس کے بعد نگران ناصرات اور والدین اپنے بچوں کا جائزہ لیں کہ بچوں میں نماز اور دوسرے تربیتی اُمور میں تبدیلی آئی ہے یا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے دُعا کروائی اس کے بعد پندرہ دن تک کلاسیں جاری رہیں۔ جس میں کل ۱۶۴ ممبرات ناصرات میں سے ۱۶۰ ممبرات شامل ہوئیں۔

ناصرات کی تینوں معیاروں کو پہلے پارہ کا تلفظ درست کروایا گیا۔ نماز کا ترجمہ سنا گیا۔ نماز کا طریق۔ طریق وضو۔ مسجد کے آداب اور مجلس کے آداب بتائے گئے۔

کلاسز کے دوران تربیتی امور کے تعلق سے تقاریر کا پروگرام رکھا گیا چنانچہ۔

۱۔ محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ غوری صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے "سچائی" کے موضوع پر (۲) محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "پانچ بنیادی اخلاق" پر (۳) محترمہ شمیم بیگم صاحب سوز سیکرٹری تربیت بھارت نے "نماز کی اہمیت پر" (۴) محترمہ طیبہ ملک صاحبہ سیکرٹری تعلیم بھارت نے "ایمانداری کے موضوع پر" محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے "شرم وحیا اور پردے کی اہمیت" پر تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ اور محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے قرآن کریم کا تلفظ درست کروایا۔ محترمہ صادقہ ذاکر صاحبہ اور محترمہ امۃ النصیر مقبول صاحبہ نے گھریلو تربیتی امور سکھلائے۔

کلو جمیعاً:۔ مورخہ ۹۹۔۴۔۱۶ کو بعد نماز جمعہ بیت النصرت لائبریری میں ناصرات کا کلو جمیعا کا پروگرام رکھا گیا۔

وقار عمل: کلاسز کے آخری دنوں میں ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات نے بیت النصرت لائبریری میں وقار عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ سب ممبرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

یوم اُمہات: تربیتی کلاسز کے اختتام پر مورخہ ۲۴ اپریل کو جلسہ یوم امہات زیر صدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ منعقد کیا گیا اس جلسہ میں تلاوت عہد نامہ ناصرات اور نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پندرہ روزہ تربیتی کلاس پڑھی۔ اس کے بعد مقابلہ بیت بازی معیار اول اور مقابلہ نظم خوانی معیار دوئم ہوا۔ بعدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد ناصرات کا کوئز پروگرام ہوا۔ بعد میں مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں صدر صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی خطاب میں جلسہ کی غرض و غایت اور والدین کو بچوں کی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی دُعا کے بعد تمام ممبرات ناصرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہم سب کو اور بھی بہتر رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق دے۔ آمین۔

(۔۔۔۔۔ طیبہ ناز ۔۔۔۔۔ نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان)

اعلانِ دُعاء

☆۔ خاکسار کی لڑکی عزیزہ باشدہ بیگم صاحبہ کی زچگی کا وقت قریب ہے بسہولت فراغت اور صالح اولاد! عطاء ہونے نیز جملہ پریشانی کے ازالہ اور تمام افراد خاندان کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپے) [بوفانی خان جماعت احمدیہ نرگاؤں اڑیسہ)

☆ ۔۔۔۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال آف پاکستان شدید بیمار ہیں ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰۰ روپے۔ (ناصر احمد قادیان)

☆۔ خاکسارہ کے لڑکے مکرم محمد عبد الرشید ولد مکرم محمد عبد الرحیم صاحب اور ان کی اہلیہ کو اللہ تعالیٰ نے امسال حج کی سعادت عطا کی ہے۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ ان کی عبادت کو قبول فرماوے اور ان کی اولاد کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (الحاجہ زاہدہ بیگم سیکرٹری تبلیغ)

اخراج از نظام جماعت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے (۱) غلام احمد عرف گامی قادیان۔ (۲) نسیمہ اختر بنت معصوم علی قادیان کو اخراج از نظام جماعت کی تعزیر دی ہے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دُعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

اعلان نکاح و تقریب شادی

★ مورخہ 14.5.99 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد نے عزیزہ زکیہ کوثر صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب ناصر بیٹری میکانک حیدر آباد کا نکاح عزیز مکرم محمود احمد صدیقی صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب صدیقی ساکن فلک نما حیدر آباد کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر اسری میر تیج ہال نیا پل حیدر آباد میں پڑھایا اسی رات بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم محمود احمد صاحب ناصر نے اعانت بدر میں مبلغ دو صد روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (محمد کریم الدین شاہد۔ قادیان)

★ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر کشمیر ۹۹-۵-۷ کو بعد نماز جمعہ رشی نگر میں عزیزم مکرم ناصر احمد صاحب لون ابن مکرم عبد السلام لون سابق صدر جماعت کے بیٹے کا نکاح ہمراہ عزیزہ شہزادی اختر بنت مکرم غلام نبی صاحب شیخ فدا مرحوم دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو فریقین کیلئے برکت کا موجب بناوے۔ آمین (اعانت بدر -/۵۰ روپے) (عبد الرشید ضیاء انسپکٹر بیت المال جموں وکشمیر)

☆- خاکسار نے مکرم محمد صابر خان آف کانپور ابن محمد حنیف خاں کا نکاح عزیزہ شبانہ پروین بنت مکرم عبد الستار خاں آف کانپور کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپئے حق مہر پر پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور ثمر بثمرات ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے) (مبشر احمد بدر مبلغ سلسلہ کانپور)

★ مورخہ ۲ر مئی بروز اتوار مکرم مولوی سید شکر اللہ مسلم مبلغ سلسلہ ابن مکرم مولوی سید انصار اللہ مسلم معلم وقفِ جدید کی تقریب شادی خانہ آبادی عمل میں آئی۔ قبل ازیں ان کا نکاح مکرمہ فریدہ خاتون بنت مکرم شیخ عمر علی صاحب ساکن کو سمبی سونگڑہ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بثمرات ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰ روپے) (سید انوار الدین احمد سونگڑہ)

★ خاکسار کے بھتیجے مکرم اطہر منور آف کانپور ابن مکرم منور احمد صاحب آف جمشید پور (ٹاٹا) کا نکاح مکرمہ ترنم جہاں بنت مکرم شیخ محمد رسول صاحب آف ٹاٹا کے ساتھ مبلغ پینتیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ رشتہ ہذا کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (خلیل احمد صدیقی کانپور)

جلسہ یوم خلافت

قادیان ۷ ۲ر مئی آج صبح ساڑھے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت محترم چوہدری محمد عارف صاحب تنگلی ناظر بیت المال خرچ منعقد ہوا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی کی تلاوت کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے نظم سنائی پہلی تقریر خلافت علی منہاج نبوت کے دونوں دور ازروئے قرآن مجید و حدیث شریف کے عنوان پر مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے اور خلیفہ خدا بناتا ہے اور خلافت رابعہ کی برکات عنوان پر مکرم صدیق اشرف علی صاحب نے تقریر کی جبکہ عزیز تنویر احمد ناصر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 10th June, 1999 Issue No: 23

مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا دینی نصاب بابت سال ۹۹-۹۸ء

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ

☆-امتحان دینی نصاب مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال ۹۹-۹۸ء ماہ جولائی کے آخری اتوار یعنی مورخہ ۹۹-۷-۲۵ کو لیا جائے گا۔☆- پرچہ جات کسی بھی علاقائی زبان میں حل کئے جا سکتے ہیں۔☆-اپنی مجلس میں محترم ناظم صاحب اطفال کے تعاون سے تعلیمی کلاس جاری کردیں۔ مجلس کے کم از کم ۵۰٪ اطفال اس امتحان میں شامل ہونے چاہئیں۔ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس کلاس میں شامل کریں۔☆- حل شدہ پرچہ جات مورخہ ۹۹-۷-۲۸ تک ہر حال میں سپرد ڈاک کردیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ذمہ داری کے صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نصاب درج ذیل ہے:

۱- **صداقت گروپ** -(سات سے نو سال کے اطفال کیلئے) سوالات زبانی ہونگیں)

قرآن مجید:- سورۃ النصر- اللھب- الاخلاص- الفلق- الناس- ۲- **حدیث**:- چہل حدیث کی ابتدائی دس احادیث- ۳- **نظم**:- خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے۔ (مکمل) ۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے نام + حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے نام ۵- کلمہ طیبہ مع ترجمہ -۶- ارکان اسلام اور ارکان ایمان- ۷- نماز سادہ مکمل- ۸- طریق وضوء کے بعد دُعا- ۹- مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا- ۱۰- کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا- (پرچہ زبانی لیا جائے گا)

۲- **کرامت گروپ**:-(دس سے بارہ سال کے اطفال کیلئے) حفظ کے علاوہ باقی تمام پرچہ تحریری ہوگا)

۱- **قرآن مجید**:- حفظ- آیۃ الکرسی- تحریری- سورۃ قریش- الماعون- الکوثر- الکافرون مع ترجمہ- ۲- **حدیث**:- چہل احادیث ابتدائی دس احادیث مع ترجمہ- ۳- نماز مکمل مع ترجمہ ۴- تیمم کے مسائل- ۵- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۶- حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے حالات زندگی ۷- نماز جنازہ مع ترجمہ ۸- قرآن مجید کی کوئی پانچ دُعائیں۔ ۹- وفات مسیح کی کوئی تین دلیلیں۔

۳- **دیانت گروپ**:-(تیرہ سے پندرہ سال کے اطفال کیلئے) حفظ قرآن کے علاوہ باقی تمام سوالات تحریری ہونگیں۔

۱- **حفظ**:- سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات- ۲- **حدیث**:- چالیس جواہر پارے کی ابتدائی دس احادیث مع ترجمہ- ۳- اہمیت نماز باجماعت اور تہجد ۴- نماز عیدین کے مکمل مسائل- ۵- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۶- حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور ثانیؓ کے حالات زندگی ۷- ہجری و شمسی مہینے ۸- خاتم النبیین کی مختصر تشریح ۹- صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی پانچ دلائل۔ (سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

علم الابدان کی دُنیا کا ایک عظیم شاھکار

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر دیئے گئے لیکچروں کا مجموعہ (صفحات 902)

...... ملنے کا پتہ ......

نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

The First ISLAMIC Satellite Channel

BROADCASTING ROUND THE CLOCK

AUDIO FREQUENCY		
URDU	:	6.50
ENGLISH	:	7.02
ARABIC	:	7.20
BENGALI	:	7.38
FRENCH	:	7.56
DUTCH	:	7.74
TURKISH	:	8.10

SATELLITE	:	INTELSAT 703 IS -703 AT 57* E
DECODER	:	C Band
POSITION	:	57* East
POLARITY	:	Left Hand Circular
DISH SIZE	:	Max. 8 Ft
VIDEO FREQUENCY	:	4177.5 Mhz
AUDIO FREQUENCY	:	6.50 Mhz

E Mail : mta @ bitinternet . com

☆...... اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔
☆...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

ہی دیکھیے۔ اس میں نماز سکھانے۔ قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن۔ ترجمۃ القرآن و ہومیوپیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔
علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹرو سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی آپ استفادہ کر سکتے ہیں۔
☆...... جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ انٹرنیشنل الفضل لندن۔ جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ جس کا نمبر اوپر دیا گیا ہے۔
☆...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ ہومیوپیتھک کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ : ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ © قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

NAZARAT NASHRO - ISSHAAT
MTA QADIAN Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-20749 Fax : 01872 - 20105

MTA International , P.O . Box.12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 875 0249
Internet code : http://www.alislam.org/mta

ڈیزائننگ و کمپوزنگ: کرشن احمد مصباح الدین قادیان